الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک ۲۱؍جون ۲۰۰۲ء — شمارہ ۲۵

۹؍ربیع الثانی ۱۴۲۳ ہجری قمری ۲۱؍احسان ۱۳۸۱ ہجری شمسی

حضرت خدیجہؓ کی گواہی

آنحضرت ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ نے گھر آکر حضرت خدیجہؓ کو سنائی تو حضرت خدیجہؓ نے کہا:

"خدا کی قسم: اللہ تعالیٰ آپ کو رُسوا نہیں ہونے دے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، گمشدہ نیکیوں کو قائم کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور ضروریات حقہ میں امداد کرتے ہیں"۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الوحی)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے

"شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے۔ کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی خلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل الایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیالات کرنے لگتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لئے اوّل ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور انس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بغض، حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔

پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہے تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبرگیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اُسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا پیٹ پالتے ہیں لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا، تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا! ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔ مگر نہیں، اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۷۸ تا ۲۸۱)

روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ مقدر ہے

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

آنحضرت ﷺ اور آپ کی امت اور دوسرے انبیاء اور ان کی قوموں کے شہید اور شاہد ہونے سے متعلق آیات قرآنیہ اور احادیث ومفسرین کی تفاسیر کے حوالہ سے مختف پہلوؤں کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۷؍جون ۲۰۰۲ء)

(لندن ۷؍جون): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

ادار یہ

تا توانی جُہد کُن از بہرِ دیں با جان و مال

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ جماعت مومنین کو اعلائے کلمۃ اللہ، تمکنت دین اسلام اور خدمت بنی نوع انسان کے مختلف میدانوں میں جن نتیجہ خیز اور مثمر بثمرات حسنہ مساعی کی عظیم الشان توفیقات حاصل ہیں ان سے ایک عالم حیرت زدہ ہے۔ ایک ایسی جماعت جس کی اکثریت غرباء پر مشتمل ہے، جس کے پاس نہ حکومت ہے اور نہ وہ بڑی بڑی جائیدادوں یا خزانوں کی مالک ہے وہ کس طرح دنیا بھر میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا علم بلند رکھے ہوئے ہے۔ متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت، ۱۷۰ سے زائد ممالک میں احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے مختلف پروگراموں کا انعقاد، تبلیغی مہمات، مختلف ممالک میں طبی و تعلیمی اداروں کا قیام، مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر، غریبوں، ناداروں، یتیموں کی کفالت کا انتظام اور دنیا کے پانچوں براعظموں میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی روزانہ ۲۴ گھنٹے کی عالمی نشریات جبکہ اس ٹی وی پر کوئی اشتہار بازی نہیں ہوتی، یہ اور اسی قسم کی دوسری نیک مساعی پر اٹھنے والے بھاری اخراجات کے تصور سے ہی انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے معاندین تو اپنی کذب و افتراء کی پرانی روش کے مطابق فوراً یہ الزام لگا دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کو انگریز پیسہ دیتے ہیں یا یہودی ان کے پشت پناہ ہیں یا امریکہ و دیگر مغربی طاقتیں ان کی مالی امداد کرتی ہیں۔ لیکن سنجیدہ مزاج، انصاف پسند لوگ جانتے ہیں کہ یہ الزام نہایت بیہودہ، نامعقول اور خلاف حقیقت ہیں۔ اس کے باوجود جب وہ ایک طرف جماعت کی غریبانہ حالت پر نظر ڈالتے ہیں اور دوسری طرف اس کے عظیم الشان کاموں کو دیکھتے ہیں تو حیرت و استعجاب سے ایک مجسم سوال بن جاتے ہیں۔ انہیں یقین ہی نہیں آتا کہ آج کے شدید مادیت پسند معاشرہ میں کوئی ایسی جماعت بھی ہو سکتی ہے جس کے افراد مرد و زن، چھوٹے اور بڑے نہایت باقاعدگی اور استقلال کے ساتھ، اپنا پیٹ کاٹ کر، اپنی ضروریات کو مؤخر کرتے ہوئے، محض خدا تعالیٰ کی محبت اور رضا کی خاطر، اس کے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے جان، مال، وقت اور عزت کی ایسی شاندار قربانیاں پیش کرنے والے ہوں۔ انہیں کیا معلوم کہ یہ جماعت خدا کی جماعت ہے اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے روحانی فیض سے وجود میں آئی ہے۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت اور قوت قدسی کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں دنیا کی محبت ٹھنڈی کر دی گئی ہے اور وہ خدا اور اس کے دین کی اغراض کو دوسری ہر غرض اور ضرورت پر مقدم کرنے والے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نے ایک پاک نمونہ قائم فرمایا تھا کہ وہ ایک طرف آنحضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے اور دوسری طرف اپنے سارے مال و متاع، عزت و آبرو اور جان و مال سے دستکش ہو جاتے تھے۔ گویا کسی چیز کے بھی مالک نہیں۔ ان کی کل امیدیں دنیا سے منقطع ہو جاتی تھیں۔ "آخَرِیْنَ مِنْھُمْ" کی مصداق جماعت احمدیہ کے افراد بھی صحابہ رسولؐ کے اس پاک اسوہ پر کاربند ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی ادنیٰ مساعی کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اپنے ان وعدوں کے مطابق جو اس نے مومنین سے قرآن مجید میں کر رکھے ہیں ان کی قربانی کا سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر عطا فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ پیش کی جانے والی قربانی کو ان عظیم الشان نتائج سے کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی جو اللہ تعالیٰ ان کے حق میں ظاہر فرماتا ہے۔

پس امر واقع یہ ہے کہ ہم تو صرف خدا کے حکم کے تحت اسی کے دئے ہوئے اموال اور استعدادوں میں سے ایک معمولی حصہ ہی پیش کر پاتے ہیں مگر وہ ذوالفضل العظیم خدا اس میں بے انتہا برکت ڈالتا ہے اور ان کے عظیم ثمرات عطا فرماتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس بہت سی مسلم اور غیر مسلم جماعتیں جو وسیع خزانوں پر اختیار رکھتی ہیں ایسی ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کے عالمی مجموعی بجٹ سے کئی گنا زیادہ رقمیں خرچ کرتی ہیں اور باوجود تمام دنیوی مادی ذرائع اور وسائل مہیا ہونے کے ان کے کاموں کے وہ نتائج پیدا نہیں ہوتے جو اس سے کہیں کم خرچ کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو حاصل ہوتے ہیں۔ بلکہ اکثر ایسے لوگوں کی رقمیں برباد جاتی ہیں اور ان کے لئے حسرت و یاس کا موجب ہوتی ہیں۔ قرآن مجید نے پہلے سے اس مضمون کو بیان کر رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا: "یقیناً وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اپنے مال خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے روکیں۔ پس وہ اُن کو (اسی طرح) خرچ کرتے رہیں گے پھر وہ (مال) اُن پر حسرت بن جائیں گے پھر وہ مغلوب کر دیئے جائیں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جہنم کی طرف اکٹھے کر کے لے جائے جائیں گے۔ تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور خبیث کے ایک حصہ کو دوسرے پر ڈال دے پھر اس سارے کو (ڈھیر کی صورت میں) تہہ بہ تہہ اکٹھا کر دے پھر اسے جہنم میں جھونک دے۔ یہی لوگ ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں۔ (الانفال: ۳۷، ۳۸)

ہمارے لئے یہ امر دلی مسرت اور اطمینان کا موجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی قربانیاں اس کے ہاں مقبول ہیں۔ اس کی فعلی شہادت ہمارے حق میں ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس کی محبت اور رضا کی خاطر چندہ دینے والے احمدیوں کے اموال و نفوس میں برکت پڑتی ہے بلکہ ان کے ایمان میں بھی ترقی ہوتی ہے اور وہ الٰہی نصرت و تائید کے تازہ بتازہ نشانوں سے تقویت پاتے ہوئے اس کی راہ میں قربانی کے لئے مزید قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اب جبکہ ۳۰ رجون کو رواں مالی سال کا اختتام ہو رہا ہے ہم احباب جماعت کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں یاد دلاتے ہیں کہ:

"اس وقت اس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے"۔

"یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں۔ کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ فقط مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے"۔

ہر احمدی ایک معین شرح کے مطابق مالی قربانی کا وعدہ کرتا ہے۔ اس وعدہ کو بروقت پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے خیر و برکت کے وعدوں کا اہل بننے کی سعی کرنی چاہئے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے۔ اس کو نباہنا چاہئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے"۔

(ملفوظات جلدسوم طبع جدید صفحہ ۳۵۹، ۳۶۱)

دنیا میں عام طور پر دستور ہے کہ جب مصائب نازل ہوں، کوئی آفت آجائے تو فطرۃً لوگ صدقات و خیرات کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب جنگوں کا زمانہ ہو تو زندہ قومیں اپنی بقا کی خاطر سب کچھ قربان کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طاعون کے زمانہ میں جہاں جماعت کو دعا کی طرف توجہ دلائی وہاں فرمایا:

"انفاق فی سبیل اللہ کے لئے وسیع حوصلہ ہو کر مال و زر سے ہر طرح سے امداد کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ایسے ہی وقت ترقی درجات کے ہوتے ہیں۔ ان کو ہاتھ سے گنوانا نہ چاہئے"۔

(ملفوظات جلدسوم طبع، جدید، صفحہ ۶۶، ۶۷)

یہ دور جس میں سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں یہ بھی بہت نازک دور ہے۔ قسما قسم کی آفات نازل ہو رہی ہیں۔ کئی قسم کی بلائیں منہ کھولے کھڑی ہیں۔ خصوصاً اسلام پر ہر طرف سے دشمن حملہ آور ہے۔ اندرونی دشمن بھی ہیں اور بیرونی دشمن بھی۔ اور ایک عالمگیر روحانی جنگ جاری ہے۔ اس نازک وقت میں احیاء اسلام کا علم جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں دیا گیا ہے۔ اس ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے کے لئے "وسیع حوصلہ ہو کر" اور "مال و زر سے ہر طرح سے امداد" کے لئے تیار رہیں کہ یہ وقت ترقی درجات کا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ۔

بہ جنبید از پئے کوشش کہ از درگاہ ربانی زبہر ناصران دین حق نصرت شود پیدا
اگر امروز فکر عزت دیں در شما جوشد شما را نیز، واللہ، رتبہ و عزت شود پیدا
اگر دست عطا، در نصرت اسلام بکشائید ہم از بہر شما، ناگہ ید قدرت شود پیدا
زِبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد خدا خود مے شود ناصر، اگر ہمت شود پیدا

یعنی: کوشش کے لئے حرکت میں آؤ کہ خدا کی درگاہ سے مددگاران اسلام کے لئے ضرور نصرت ظاہر ہوگی۔ اگر آج دین کی عزت کا خیال تمہارے دل میں جوش مارے تو خدا کی قسم خود تمہارے لئے بھی عزت و مرتبت پیدا ہو جائے۔ اگر اسلام کی تائید میں تم اپنا سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو فوراً تمہارے اپنے لئے بھی خدائی قدرت کا ہاتھ نمودار ہو جائے۔ اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا۔ اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے۔ اے خداوند کریم سینکڑوں مہربانیاں اس شخص پر کر جو دین کا مددگار ہے۔ اگر کبھی آفت آئے تو اس کی مصیبت کو ٹال دے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کے بعد حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ دو خطبات میں بیان فرمودہ اللہ تعالیٰ کی صفات شَہِیْد اور اَلشَّاھِد کے متعلق مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے قرآن مجید کی آیات، احادیث نبویہ، تفاسیر مفسرین اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف امور کا ذکر فرمایا۔ سب سے پہلے حضور نے سورۃ الفتح کی آیت ۲۹ کے تحت علامہ فخر الدین رازی کی تفسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اس آیت میں اسلام کے جس غلبہ کا ذکر ہے یعنی روحانی طور پر اسلام کا غلبہ جو حُجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ مقدر ہے۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المجادلہ آیت ۷، سورۃ الحشر آیت ۱۲، سورۃ المنافقون آیت ۲ کا بھی ذکر فرمایا اور پھر آنحضرت ﷺ کی امت اور دوسرے انبیاء اور ان کی قوموں کے شہید اور شاہد ہونے سے متعلق بعض قرآنی آیات اور ان کی تفسیر میں دیگر حوالہ جات پیش فرمائے۔ اس سلسلہ میں حضور نے سب سے پہلے سورۃ البقرہ کی آیت ۱۴۴ کا ذکر فرمایا اور آنحضرت ﷺ کی بعض احادیث بھی پڑھ کر سنائیں۔ پھر سورۃ آل عمران آیت ۵۳، سورۃ النساء آیت ۴۲ کے تحت علامہ فخر الدین رازی کی تفسیر کا ایک حوالہ سنایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے اسلامی امت کے کُل لوگوں کے لئے ہمارے نبی ﷺ کو شاہد ٹھہرایا ہے۔ آخر پر حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک رؤیا کی تشریح کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ عنایات الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کی طرف متوجہ ہیں اور یقین کامل ہے کہ اس قوت ایمان اور اخلاص اور توکل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہو گئے ہیں پھر خداوند کریم یاد دلائے گا اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے متمتع کرے گا۔

نسل پرستی

امن عالم کے لئے سب سے بڑا خطرہ

(حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴/فروری ۱۹۹۰ء کو لندن کے کوئین الزبتھ کانفرنس سینٹر میں "اسلام اور عصر حاضر کے مسائل" کے موضوع پر انگریزی زبان میں ایک خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کی دوربین نگاہ نے بارہ سال قبل مستقبل کے جن امکانات اور خدشات کی نشاندہی فرمائی تھی ان میں سے بہت سے خدشات آج کی دنیا میں عملی طورپر ظاہر ہو چکے ہیں۔ نسل پرستی اور اس کی بدلتی ہوئی مختلف شکلوں کا آپ نے جو تجزیہ فرمایا تھا بعینہٖ آج کی دنیا کا نقشہ اس کے مطابق دکھائی دیتاہے۔ذیل میں ہم اس اہم خطاب کے ایک حصہ کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نوع انسانی پر رحم فرمائے اور انہیں اسلام کے پُر امن حصار میں آنے کی توفیق بخشے۔ (ادارہ)

موجودہ دور میں نسل پرستی ایک ایسی لعنت ہے جو امنِ عالم کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ قرآن کریم نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ تمام بنی نوع انسان کو یہ حقیقت یاددلاتا ہے کہ:

﴿یٰۤاَیُّهَاالنَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا﴾.(سورة النساء آیت ۲)

ترجمہ۔اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

پس قرآن کریم یہ اعلان کرتا ہے کہ کسی شخص کو کسی دوسرے پر بحیثیت انسان کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔فرمایا:۔

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾.

(سورة الحجرات آیت ۱۴)

ترجمہ۔اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾. (سورة الحجرات آیت ۱۲)

ترجمہ۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (تم میں سے) کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

سطحی نظر سے دیکھا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے موجودہ معاشرہ رنگ و نسل کے امتیاز سے دور ہٹتا چلا جارہا ہے اور نسل پرستی کے خلاف دنیا کا ضمیر بیدار ہو رہا ہے لیکن اگر اس مسئلے کا زیادہ قریب سے اور گہرائی میں جاکر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ نسل پرستی کی لعنت آج بھی دنیا میں جگہ جگہ بدستور موجود ہے۔ مشکل یہ ہے کہ نسل پرستی کی کوئی ایک جامع تعریف نہیں کی جاسکتی۔ مختلف تناظر میں یہ تعریف مختلف دکھائی دینے لگتی ہے۔ نسلی عصبیت' ذات پات' مذہبی برتری کا احساس' قبائلی تفاخر' فسطائیت' سامراجیت اور قوم پرستی میں حد فاصل کی تعیین مشکل ہے۔ مغربی یورپ میں عیسائیوں نے ایک ہزار سال یہود کے ساتھ انتہائی ظالمانہ اور غیر انسانی سلوک روا رکھا ہے۔ماضی کی یہ تکلیف دہ داستان بھول بھی جائیں تو نازیوں کا یہود کے ساتھ وہ بہیمانہ سلوک کیسے بھلایا جا سکتا ہے جو انہوں نے اس صدی کی تیسری اور چوتھی دہائی میں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ نسل پرستی کا لفظ سنتے ہی بے اختیار ہمارا ذہن یہود پر توڑے جانے والے مظالم کی طویل تاریخ کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہود کے ساتھ ہونے والے مظالم نسلی عصبیت کی پوری تصویر پیش نہیں کرتے بلکہ اس تناظر میں کئی پہلو ہیں جو یکسر نظر سے اوجھل رہ جاتے ہیں۔ ہمیں کبھی ان انتہا پرست یہود کا خیال تک نہیں آتا جو غیر یہودی اقوام کے ساتھ اسی قسم کی خوفناک عصبیت کا مظاہرہ کرتے ہیں جس کا وہ خود نشانہ بنتے رہے ہیں۔ اور یہ داستان یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ نسلی عصبیت کے کئی ایسے روپ بھی ہیں جو بظاہر دکھائی نہیں دیتے مگر درحقیقت موجود ہیں جن میں سے ایک قوم پرستی بھی ہے۔ علاوہ ازیں مذہبی' قبائلی اور علاقائی تعصّبات وغیرہ کی بھی چند ایک ایسی مثالیں ہیں جن میں پس پردہ نسلی عصبیت مختلف ناموں سے کارفرما ہوتی ہے۔ سفید فام لوگوں پر یہ الزام عائد کرنا ناانصافی ہوگی کہ صرف وہی کالے اور زرد لوگوں سے تعصب رکھتے ہیں۔ خود سیاہ فام اور زرد اقوام بھی نسل پرستی کا کچھ کم مظاہرہ نہیں کرتیں۔ اور پھر ایسی نسلی عصبیت بھی موجود ہے جس کا تعلق ان لوگوں سے ہے جن کی جلد کا رنگ نہ تو سیاہ ہے اور نہ ہی بالکل زرد بلکہ دونوں کے بین بین ہے۔

نسل پرستی کے فساد کی جڑ دراصل طبقاتی تعصب ہی ہے اور غالبًا یہی اس کی موزوں ترین تعریف بھی ہے۔ جب بھی ایک طبقہ کے لوگ اپنے مفادات کی خاطر دوسرے طبقہ کے خلاف تعصب برتنے لگتے ہیں تو نسلی عصبیت کا ناگ اپنا زہریلا اور بھیانک سر اٹھاتا ہے۔ پھر نفرتوں کی ایک ایسی آندھی چلتی ہے جو نیک و بد میں تمیز نہیں کیا کرتی۔ اچھے برے' چھوٹے بڑے سب اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں اور معاشرہ نفرتوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

چند صدیاں پہلے کرۂ ارض کا مغربی حصہ بڑی حد تک عیسائیت اور اسلام کے درمیان تقسیم تھا اور یہ دونوں مذاہب ایک دوسرے کے مقابل صف آرا تھے۔ مذہبی تعصب کے اس دور میں یہود نے مسلمانوں کے خلاف جو کردار ادا کیا وہ عام طور پر لوگوں کے علم میں نہیں ہے۔ تاہم اس حقیقت سے سب آگاہ ہیں کہ یہود مسیحی یورپ ہی کا حصہ تھے۔ اور یورپ بحیرۂ روم کے گرد آباد مسلمان اقوام سے سخت متنفر تھا اور ان کے متعلق ہمیشہ ہی بداعتادی کا شکار رہا۔ اہل یورپ مغرب کی جانب مسلمانوں کی پیش قدمی سے خوفزدہ تھے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین اس شدید مخالفت کے دور میں نسلی تعصب کا ایک ایسا عنصر بھی موجود تھا جس کی بنیاد رنگ کا اختلاف تھا۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کی یہ کشمکش زیادہ تر تُرک عرب اتحاد اور مسیحی یورپ کے مابین ایک جنگ دکھائی دیتی ہے۔ جبکہ انڈونیشیا' ملائیشیا' چین اور ہندوستان کے مسلمان اس جھگڑے سے بالکل لاتعلق اور الگ تھلگ رہے ہیں۔

اگرچہ بظاہر اس دور کی تاریخ ماضی کے دھندلکوں میں دفن ہو چکی ہے اور اس کی یادیں انسانی حافظہ سے محو ہو چکی ہیں لیکن میں اس دبی ہوئی آگ کو پھر سے سلگتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ انسانی مسائل ہمیشہ کے لئے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہ جھگڑے تاریخ کے اندھیروں میں کیسے ہی گم کیوں نہ ہو چکے ہوں پھر بھی سر اٹھا سکتے ہیں۔ ماضی سے نکل کر زمانہ حال میں آجائیے۔ جب تک دنیا دو بڑی طاقتوں اور ان کے اتحادیوں میں بٹی رہی مغرب کے مفاد کیلئے یہ ضروری تھا کہ اس قسم کے صدیوں پرانے مسائل کو از خود نہ چھیڑا جائے اور نہ ہی کسی کو انہیں چھیڑنے کی اجازت دی جائے لیکن جب سے مشرق و مغرب کے مابین تعلقات کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا پھر سے قرون وسطیٰ کے کسی جنگجو سردار کی چیرہ دستیوں کا شکار ہونے والی ہے۔

سوویت یونین اور مشرقی یورپ میں رونما ہونے والی عظیم الشان تبدیلیوں نے ایک ایسی فضا کو جنم دیا ہے جس سے عیسائیوں اور مسلمانوں کی پرانی مذہبی اور سیاسی رقابتوں کے پھر سے ابھرنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ دونوں طرف کے مفاد پرست اس آگ کو اور بھی ہوا دینے کا باعث بن سکتے ہیں۔ اور مجھے اندیشہ ہے بلکہ غالب گمان ہے کہ اسلام اور عیسائیت دونوں کے مذہبی راہنما اس صورت حال کو اور بھی زیادہ بگاڑ دیں گے اور یوں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین امن اور ہم آہنگی کے امکانات تاریک سے تاریک تر ہو جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو اس کا فائدہ یقیناً اسرائیل کو ہوگا۔ یہ ناممکن ہے کہ اسرائیل ایسی صورتِ حال میں کوئی دلچسپی نہ لے اور اسے خاموش تماشائی بن کر دُور سے دیکھتا رہے۔

اب دنیا سیاسی اور معاشی بنیادوں پر بھی تقسیم ہو چکی ہے۔ یہ تقسیم شمال کے امیر ممالک اور جنوب کے غریب ممالک اور مشرق و مغرب کے درمیان ایک جدید قسم کے نسلی تعصب کو جنم دے رہی ہے۔ مشرق و مغرب کے درمیان حائل ان رقابتوں اور نفرتوں کے متعلق کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

East is East and West is West,
and never the twain shall meet

یعنی مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب ہے اور یہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکیں گے۔

عالمی طاقتوں کی محاذ آرائی میں حالیہ کمی اور دوستانہ تعلقات کی بحالی سے اس بات کا امکان بھی ہے کہ مغرب کے عیسائی ممالک اور مشرق کے مسلمان ممالک کے درمیان پائے جانے والے قدیم مذہبی اور سیاسی اختلافات اور رقابتیں پھر سے زندہ ہو جائیں۔ بڑی طاقتوں کے مابین دوستانہ تعلقات کے استوار ہونے سے لازماً ایک نیا استعمار وجود میں آئے گا اور ایک وسیع البنیاد نسلی عصبیت سر اٹھائے گی جس کے باعث مشرق اور مغرب کے درمیان پائے جانے والے فاصلے اگر اور بھی بڑھ جائیں تو اس پر تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ مذکورہ بالا تفصیل نسل پرستی کی مسلّمہ تعریف سے تجاوز کرتی ہوئی دکھائی دے اور بعض لوگ یہ سمجھیں کہ میں نے نسلی عصبیت کی تعریف کو ضرورت سے زیادہ وسیع کر دیا ہے اور ایسے امور کو بھی بحث میں شامل کر لیا ہے جو بظاہر نسل پرستی سے تعلق نہیں رکھتے۔ لیکن میں نسلی تعصب کے محرکات کے گہرے اور غیر جانبدارانہ مطالعہ اور مشاہدے کی روشنی میں کہہ سکتا ہوں کہ کسی بھی غلط طرز عمل کو آپ نسلی عصبیت کہیں یا اسے کوئی اور شائستہ سا نام دے دیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر پس پردہ

عوامل ایک سے ہیں تو پھر مرض بھی دراصل ایک ہی ہے خواہ اس کا نام کوئی سا کیوں نہ رکھ دیا جائے۔ نسلی عصبیت کو اگر وسیع تر معنوں میں دیکھا جائے تو اس سے مراد وہ گروہی تعصبات ہونگے جو ہمیشہ عدل وانصاف کے راستے میں حائل ہو جایا کرتے ہیں۔

امریکی اور روسی بلاکوں کے مابین محاذ آرائی میں اتنی تیزی سے جو حالیہ کمی آئی ہے وہ دنیا کو ایک بالکل نئے دور کی طرف لے کر جا رہی ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس آنے والے دور میں ہر قسم کے اختلافات مٹ جائیں گے لیکن افہام و تفہیم کے نتیجے میں دنیا کا ایک نیا نقشہ ابھر کر سامنے آرہا ہے۔ جوں جوں نظریاتی اختلافات کی شدت میں کمی آرہی ہے بین الاقوامی سطح پر پہلے سے موجود کچھ اور اختلافات اب ابھر کر سامنے آئیں گے اور ان میں لازماً شدت پیدا ہوگی۔ جب سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام کی رقابتیں عروج پر تھیں تو مشرق و مغرب کی روایتی تقسیم نسبتاً ثانوی حیثیت اختیار کر گئی تھی اور یہ جھگڑے پس منظر میں چلے گئے تھے۔ لیکن اب صورت حال بدل چکی ہے۔ اب مشرق اور مغرب کی وہی پرانی تقسیم ترقی یافتہ مغرب اور پسماندہ مشرق کے درمیان ایک بار پھر نمایاں ہو کر سامنے آئے گی۔

مشرقی یورپ کے آزاد ہونے والے ممالک اور خود روس رفتہ رفتہ سرمایہ دارانہ ممالک کے رنگ میں رنگین ہو جائیں گے اور بالآخر انہی کا حصہ بن کر تیسری دنیا کے ممالک کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو اس وقت سرمایہ دار ممالک کر رہے ہیں۔ اگرچہ بیرونی منڈیوں پر قابض ہونے اور ان پر اپنی اجارہ داری قائم کرنے کے لئے نئی نئی رقابتیں معرض وجود میں آئیں گی لیکن بحیثیت مجموعی مغرب پہلے سے کہیں بڑھ کر ایک طاقتور سیاسی و اقتصادی وحدت بن کر ابھرے گا اور مشرقی بلاک بھی بالآخر یورپ میں ہی مدغم ہو جائے گا۔ اور یوں مشرق و مغرب کی روایتی تقسیم اور بھی واضح اور گہری ہو جائے گی۔

مزید یہ کہ ایک نئی طرز کے سوشلزم کی وجہ سے قومیں افراد اور طبقات کی جگہ لے لیں گی۔ طبقاتی تقسیم اور طبقاتی کشمکش اب ایک ملک کے امراء اور غرباء کے درمیان نہیں بلکہ امیر اور غریب قوموں کے مابین ہوگی۔ آئندہ کچھ عرصے تک اس تباہ کن تصادم کو دبایا تو جا سکتا ہے اور شائد اس کی شدت کو بھی کم کیا جا سکتا ہے لیکن اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ یہ بالآخر ہو کر رہے گا۔ مجھے خطرہ ہے اور یہ خطرہ بلا سبب نہیں کہ **ہم ایک بھیانک قسم کے عالمگیر نسلی عصبیت کے دور میں داخل ہو رہے ہیں** اور اندیشہ ہے کہ نسل پرستی کے ان شعلوں کو صیہونیت کی سیاسی قیادت اور بھی بھڑکائے گی۔ حیفا یونیورسٹی کے بنجمن بیت ہلاہمی نے ایک کتاب لکھی ہے:

"The Israeli Connection: Whom Israel arms and why" by Benjamin Beit Heilahmi. Published 1988 by I.B. Tauris and Co. Ltd., London

اگر مصنف کے خیالات کو سنجیدگی سے لیا جائے اور صیہونیوں کے سوچے سمجھے سیاسی فلسفہ کے متعلق اس کے پیش کردہ شواہد کو مستند سمجھا جائے تو امن عالم کے لئے یقیناً یہ کوئی اچھا شگون نہیں ہے۔ عالمی امور میں اسرائیل نے جو کردار ادا کیا ہے اور جو کردار ادا کرنے کا وہ ابھی ارادہ رکھتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ اندازہ درج ذیل اقتباسات سے ہو سکتا ہے:۔

"اسرائیلی ریاست کے بانی ڈیوڈ بن گورین (David Ben Gurion) نے جنوری ۱۹۵۷ء میں کہا کہ ہماری بقا اور حفاظت کے نقطہ نظر سے ہمارے لئے کسی بھی یورپین ملک کی دوستی سارے ایشیا سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے"۔ (صفحہ ۷۵)

"عربوں پر از سر نو برتری حاصل کرنے کا صیہونی منصوبہ اور سامراجیت کے زوال کو روکنے کا امریکی ہدف باہم یکجا اور ہم آہنگ ہو گئے ہیں"۔
(صفحہ ۲۰۵)

"آج دائیں بازو سے تعلق رکھنے والا شخص دل سے یہی چاہتا ہے کہ اسرائیل طاقتور ہوتا چلا جائے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اسرائیل اوزی (UZI) جیسے مہلک ہتھیاروں سے لیس ہو کر تیسری دنیا کی ہر بنیاد پرست تحریک اور طاقت پر فتح پا کر سیاہ فام اور زرد فام باشندوں کو تہہ تیغ کرتا پھرے۔ یہی وجہ ہے کہ ارجنٹائن کے فوجی جرنیل اور پیراگوئے (Paragoy) کے کرنل اور جنوبی افریقہ کے سفید فام بریگیڈیر اسرائیلیوں سے محبت کرتے ہیں"۔
(صفحہ ۲۱۸)

"امریکہ میں ۱۹۷۰ء سے "تیسری دنیا مردہ باد" کا جو نعرہ بلند ہونا شروع ہوا ہے وہ اسرائیلی عزائم ہی کی صدائے بازگشت ہے۔ اس تحریک کے علمبردار Daniel Moynihan اور Jean Kirk Patrick اسرائیل کو اپنا اعتقادی اور روحِ رواں سمجھتے ہیں"۔ (صفحہ ۲۲۲)

صیہونیت کے دائیں بازو کے دوسری جنگ عظیم سے قبل کے ایک لیڈر ولادیمیر جابوٹنسکی (Vladimir Jabotinsky) واشگاف الفاظ میں صیہونیت اور سامراجیت کے باہمی اتحاد کی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ:

"بحیرہ روم اور اس کے ارد گرد کا سارا علاقہ یورپین اقوام کے قبضے میں رہنا چاہئے۔ یہ ہمارا عزم صمیم ہے...... مشرق و مغرب کے مابین ہر جھگڑے میں ہم ہمیشہ مغرب کا ساتھ دیں گے۔ کیونکہ منگولوں کے ہاتھوں خلافت بغداد کی تباہی کے بعد گزشتہ ایک ہزار سال سے زائد عرصہ سے مشرق کی نسبت مغرب ہی بہتر تہذیب و تمدن اور ثقافت کا گہوارہ رہا ہے......اور آج ہم اس تہذیب و تمدن کے سب سے اہم علمبردار ہیں۔ ہم قیامت تک عرب تحریک کی حمایت نہیں کر سکتے۔ یہ تحریک ایک اسرائیل دشمن تحریک ہے۔ اسے پہنچنے والی ہر زک اور ہر شکست ہمارے لئے دلی مسرت کا باعث ہے"۔ (صفحہ ۲۲۷ Brenner, 1984)

"تیسری دنیا کی آزادی کا تصور صیہونیت کی بنیادوں کے لئے ایک خطرہ ہے۔ انسانی حقوق کے تصورات اسرائیل کے سیاسی نظام کے لئے بے حد خطرناک ہیں۔ فلسطینیوں کے ساتھ کی گئی ناانصافیاں اتنی واضح اور نمایاں ہیں کہ اس معاملہ کو سرعام زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ اسرائیل جو کچھ تیسری دنیا میں کر رہا ہے اس کا یقینی نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کی توجہ فلسطینیوں کے حقوق کی طرف ہو جائے گی۔ جب انسانی حقوق اور عالمی انصاف کے معاملات زیر بحث آتے ہیں تو اسرائیلی ساری دنیا کو منافق قرار دینے اور برا بھلا کہنے میں ذرہ بھر تامل نہیں کرتے۔ اس لحاظ سے ان میں اور جنوبی افریقہ کے سفید فام باشندوں میں کوئی فرق نہیں ہے"۔
(صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷)

"منیلا (فلپائن) سے ٹیگو سیگالپا Tegucigalpa (ہونڈوراس Honduras) تک اور نمیبیا میں ونڈ ہوئیک (Windhoek) تک مسلسل جاری جنگ میں جو کہ درحقیقت ایک عالمی جنگ ہے اسرائیلی ایجنٹوں کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔ آخر وہ کونسا دشمن ہے جس کے خلاف اسرائیل برسرپیکار ہے؟ یہ تیسری دنیا میں بسنے والی مخلوق ہے جنہیں ہرگز یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ ان کا برپا کردہ کوئی انقلاب کامیابی سے ہمکنار ہو"۔
(صفحہ ۲۴۳)

"اسرائیل اپنے مستقبل کے سہانے خواب صرف اسی وقت تک دیکھ سکتا ہے جب تک عرب دنیا اور تیسری دنیا کے ممالک باہمی تفرقہ کا شکار ہیں اور کمزور ہیں۔ اس صورت حال میں کوئی تبدیلی اسرائیل کے لئے کوئی اچھی علامت نہیں ہے"۔
(صفحہ ۲۴۷)

"اسرائیل کی برآمدات میں صرف ٹیکنالوجی، اسلحہ اور تجربہ کار ماہرین ہی نہیں بلکہ ایک خاص قسم کی ذہنیت بھی شامل ہے۔ کامیاب تسلط جمانے کیلئے دنیا کو کس نظر سے دیکھنا ضروری ہے اور ظالم کی منطق کیا ہوتی ہے' یہ سب چیزیں بھی اسرائیل دنیا میں برآمد کرتا ہے"۔ (صفحہ ۲۴۸)

امید واثق ہے کہ بالآخر صیہونیت کے جنگی نعروں پر اسرائیلی قیادت کے سنجیدہ طبقے کی آواز غالب آجائے گی۔ اسرائیلی مصنفین میں سے غالباً حرکابی (Harkabi) ہی ہے جسے سب سے زیادہ معقولیت پسند اور معتدل مزاج کہا جا سکتا ہے۔ وہ صیہونی انتہاپسندوں کے جارحانہ طرز عمل کو صرف ناپسند ہی نہیں کرتا بلکہ اسے خود صیہونی مفادات کے حق میں خودکشی کے مترادف قرار دیتا ہے۔ اگرچہ دیگر یہودی مفکرین اور دانشور حرکابی کے نظریات سے پورے طور پر متفق نہیں ہیں لیکن بلاشبہ کسی مسئلہ کے متعلق حرکابی کا نقطہ نظر زیادہ عملی اور حقیقت پسندانہ ہوتا ہے۔ خصوصاً اس نے امن کے لئے جو تجویز پیش کی ہے اس میں عربوں کے لئے امید کی ایک جھلک ضرور دکھائی دیتی ہے۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی بھی لحاظ سے اور کسی بھی سطح پر بنی نوع انسان کی تقسیم اور امتیازی سلوک سے کچھ لوگ وقتی فائدہ تو حاصل کر سکتے ہیں لیکن بالآخر اس کے دور رس نتائج سب کے لئے لازماً برے ہی ہوا کرتے ہیں۔ عصر حاضر کے اس تناظر میں اسلام ایک ایسا واضح اور امید افزا پیغام دیتا ہے جو موجودہ حالات میں بڑا مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ **اسلام نسل پرستی اور طبقاتی منافرت کی پرزور مذمت کرتا ہے اور فساد کی کوئی بھی شکل کیوں نہ ہو اسے قابل مذمت قرار دیتا ہے۔**

اس مضمون سے متعلق قرآن کریم کی بہت سی آیات میں سے چند ایک قبل ازیں پیش کی جا چکی ہیں۔ درج ذیل آیت کریمہ میں بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کو خداتعالیٰ کا نور کہا گیا ہے۔ ایسا نور جو نہ صرف مشرق کے لئے ہے اور نہ ہی صرف مغرب کیلئے بلکہ مشرق و مغرب دونوں کی یکساں بھلائی کیلئے آسمان سے اتارا گیا ہے۔

﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۔ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۔ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾

(سورۃ النور آیت ۳۶)

ترجمہ۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔ اس کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ از خود بھڑک کر روشن ہو جائے خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔ یہ نور علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

نیز قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا ہے (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۸)

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

خطبہ جمعہ

اَلْوَھَّاب وہ ذات ہے جو ہر ایک کو اس کے حق کے عین مطابق عطا کرتی ہے۔ وہ ہستی جو وسیع پیمانے پر نوازے اور ہمیشہ ایسی عطا کو جاری رکھے جس میں کسی قسم کا تکلّف، کوئی طمع یا غرض، کوئی معاوضہ کی خواہش شامل نہ ہو۔

(قرآنی آیات ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی صفت الوَھّاب کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۷رمئی ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۷رہجرت ۱۳۸۱ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج اللہ تعالیٰ کی صفت وھّاب کا مضمون بیان کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ وھّاب کے معانی بیان کرتے ہوئے علامہ راغبؒ اپنی کتاب المفردات میں تحریر فرماتے ہیں:- تیرا کسی کو اپنی مملوکہ چیز بغیر کسی معاوضہ کے دینا ھِبہ کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَوَھَبْنَا لَہٗ اِسْحٰقَ﴾ اور ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِی وَھَبَ لِیَ عَلَی الکِبَرِ اِسْمَاعِیلَ و اِسْحَاقَ﴾۔ اور الواھب اور الوھاب خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ اور اس کا معنی ہے ایسی ذات جو ہر ایک کو اس کے حق کے عین مطابق عطا کرتی ہے۔

تاج العروس میں لکھا ہے کہ :۔ خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک الوھّاب بھی ہے اور اس سے مراد ایسی ذات ہے جو بندوں پر نعمتیں نچھاور کرتی ہے۔ تاج العروس میں درج ان معنوں پر یہ آیت کریمہ خوب روشنی ڈال رہی ہے:﴿ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً . وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا ھُدًی وَّ لَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ﴾۔ (سورۃ لقمان :۲۱)

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور اس نے اپنی نعمتیں تم پر ظاہری طور پر بھی پوری کیں اور باطنی طور پر بھی۔ اور انسانوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارہ میں بغیر کسی علم یا ہدایت یا روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں۔

علامہ ابن اثیر، اَلنِّھَایَۃ میں لکھتے ہیں کہ الوھّاب اگر خدا تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہو تو اس سے مراد وہ ہستی ہے جو وسیع پیمانے پر خرچ کرے اور نوازے۔ اور ہمیشہ ایسی عطا کو جاری رکھے کہ جس میں کسی قسم کا تکلّف، کوئی طمع یا غرض یا کوئی معاوضہ کی خواہش شامل نہ ہو۔

لسان العرب میں لکھا ہے کہ اَلْھِبَۃُ ایسے تحفہ یا ایسی عطا کو کہتے ہیں جو معاوضہ اور غرض سے خالی ہو اور جب ایسی عطاء بکثرت ہو تو اس کے کرنے والے کو وَھّاب کہیں گے۔ اور الوھّاب خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اور اس سے مراد ایسی ذات ہے جو اپنے بندوں کو نعمتوں سے سرفراز کرتی ہے۔

سورۃ آل عمران کی آیت ۹:﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً .اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ﴾۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو کہتے:﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ اسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِی وَ اَسأَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدْنِی عِلْمًا وَ لَا تُزِغْ قَلْبِی بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَ ھَبْ لِی مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الوَھَّاب﴾۔ یعنی اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! تُو پاک ہے، مَیں تجھ سے اپنی خطاؤں کی مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری رحمت کا سوالی ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کرنا اور مجھے اپنی جناب سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تُو ہی وھّاب یعنی بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔ (سنن ابو داؤد. کتاب الأدب)

حضرت شَھْربن حَوْشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلٰی دِیْنِکَ یعنی اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا دل بھی پھر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، بنی آدم میں سے ہر ایک کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے چنانچہ اگر اللہ چاہے تو اسے سیدھا رکھے اور اگر چاہے تو اسے ٹیڑھا کر دے۔ پس ہم اللہ تعالیٰ، اپنے ربّ سے یہی دعا مانتے ہیں کہ وہ ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرے اور اُس بات کے سوالی ہیں کہ وہ ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرمائے کیونکہ وہی وھّاب ہے۔

حضرت سلمہؓ کہتی ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے کوئی دعا نہیں سکھائیں گے جو مَیں اپنے لئے مانگا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: کیوں نہیں، تم یہ کہا کرو: اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ النَّبِیّ اِغْفِرْلِی ذَنْبِیْ وَ أَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِی وَ أَجِرْنِی مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا۔ یعنی اے اللہ! اے اپنے نبی محمدؐ کے ربّ! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کے غیض و غضب کو دُور فرما دے۔ اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ میں رکھیو جب تک بھی تُو ہمیں زندہ رکھے۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات)

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ وَھَبَ لَکُمْ ذُنُوْبَکُم عِنْدَ الْاِسْتَغْفَارِ. فَمَنْ اِسْتَغْفَرَ بِنِیَّۃٍ صَادِقَۃٍ غُفِرَلَہٗ ، وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ،رُجِحَ مِیْزَانُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (کنزالعمال مکتبہ التراث الاسلامی)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے نبی ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل تمہارے گناہوں کا بدلہ نہیں لے گا۔ پس جو صدق نیت سے استغفار کرے گا اس کو بخش دیا جائے گا اور جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ کہا اس کے ترازو کا پلڑا جھک جائے گا۔ اور جس نے مجھ پر درود بھیجا قیامت کے روز مَیں اس کا شفیع ہوں گا۔ (کنزالعمال مکتبہ التراث الاسلامی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:"اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَھَبَ لِاُمَّتِیْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَلَمْ یُعْطِھَا مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ"۔ (کنزالعمال جلد ۸ مکتبہ التراث الاسلامی)۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو لَیْلَۃُ الْقَدْر عطا فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کو لَیْلَۃُ الْقَدْر عطا نہیں کی تھی۔

ابن ماجہ کی حدیث ہے:"عَنْ عَلِیٍّ قَالَ وَھَبَ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ غُلَامَیْنِ اَخَوَیْنِ فَبِعْتُ اَحَدَھُمَا فَقَالَ "مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ؟" قُلْتُ بِعْتُ اَحَدَھُمَا، قَالَ "رُدَّہٗ". قَالَ :لَعَنَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَرَّق بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا. وَبَيْنَ الْاَخِ وَبَيْنَ اَخِيْهِ"۔

(ابن ماجه كتاب التجارات ، باب النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو ایسے غلام عطا کئے جو آپس میں سگے بھائی تھے۔ مَیں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کہ وہ دو غلام کیسے ہیں؟ مَیں نے عرض کی حضور مَیں نے تو ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے واپس لے لو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ والدہ اور بیٹے یا دو بھائیوں کو جدا کرنا اللہ کو سخت ناپسند ہے۔

علامہ فخر الدین رازی سورۃ آل عمران کی آیت ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾(آل عمران :۹) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ گویا کہ بندہ عرض کرتا ہے اے میرے معبود! یہ وہ چیزیں ہیں جو مَیں نے اپنی دعا میں تجھ سے طلب کی ہیں۔ میری نسبت سے تو یہ بہت بڑی ہیں لیکن تیرے کرم کی نسبت اور تیری جود و سخا اور رحمت کی نسبت سے یہ بہت حقیر ہیں۔ تو ایسی وَهَّاب ذات ہے جس کی عطا سے مَیں نے اشیاء کے حقائق اور ان کا تعارف، ان کی ماہیت اور ان کے وجود کو پہچانا ہے اور اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ سب تیری سخا، تیرے احسان اور تیرے کرم کی وجہ سے ہے۔

اے نیکیوں کو ہمیشہ قائم رکھنے والے اور قدیم سے احسان کرنے والے! مجھے اُمید ہے کہ تو اس مسکین کی خواہش کو نامراد نہیں رکھے گا اور نہ ہی اس مسکین کی دعا کو ردّ کرے گا۔ اے اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْن اور اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْن خدا! اس مسکین کو اپنے فضل کے ساتھ اپنی رحمت کا مورد بنا دے۔

(تفسیر کبیر رازی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا﴾ یعنی اے ہمارے ربّ! ہمیں کجی سے بچالے۔ یعنی قرآن کے معنے اپنی خواہشوں کے مطابق نہ کریں۔ ﴿وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً﴾ اپنی خاص رحمت سے ممتاز کر۔ وہ رحمت کیا ہے۔ ﴿اَلرَّحْمٰنُ. عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ﴾ (الرحمٰن:۲-۳)"۔(ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان ۔۲۷/مئی ۱۹۰۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اے ہمارے خدا ہمارے دل کو لغزش سے بچا اور بعد اس کے جو تو نے ہدایت دی ہمیں پھسلنے سے محفوظ رکھ اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عنایت کر کیونکہ ہر ایک رحمت کو تو ہی بخشتا ہے"۔(تذکرۃ الشہادتین ، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۷)

پھر ہے: ﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۔ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴾(سورۃ الشوریٰ :۵۰)۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا: ﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ. قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۔ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾(سورۃ آل عمران :۳۹)۔ اس موقع پر زکریا نے اپنے ربّ سے دعا کی اے میرے ربّ! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعا سننے والا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی ایک اور دعا: ﴿وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآئِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا﴾(سورۃ مریم :۶)۔ اور میں یقیناً اپنے بعد اپنے شرکاء سے ڈرتا ہوں جبکہ میری بیوی بھی بانجھ ہے۔ پس مجھے خود اپنی جناب سے ایک وارث عطا کر۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ. اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا. وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ﴾(سورۃ الانبیاء :۹۱)۔ پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اسے یحییٰ عطا کیا اور ہم نے اس کی بیوی کو اس کی خاطر تندرست کر دیا۔ یقیناً وہ نیکیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور ہمیں چاہت اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے جھکنے والے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"مفسّرین نے جھک مارا ہے جو کہا ہے کہ زکریا نااُمید تھے۔ نااُمید خدا کی جناب سے کافر ہوتا ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ انبیاء دعا نہیں کرتے جب تک خاص تحریک اور اجازتِ الٰہی نہ ہو۔ حضرت نوحؑ کی نسبت پڑھو ﴿اِنِّيْ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (ھود:۴۷)۔ پس اس وقت زکریا کو ایک تحریک ہوئی تو کہا: اے خدا! ایسی نیک اولاد مجھے بھی دے۔ یہ معنے ہیں ﴿هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾ کے"۔(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۷/جون ۱۹۰۹ء)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۔ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾(سورۃ ابراہیم :۴۰)۔ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اسماعیل اور اسحاق عطا کئے۔ یقیناً میرا ربّ دعا کو بہت سننے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور دعا: ﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (سورۃ الصّٰفّٰت:۱۰۱)۔ اے میرے رب! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔

اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ الأَسْلَمِي اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کوئی دعا کرتے نہیں سنا جس کی ابتدا آپؐ ان کلمات سے نہ کرتے ہوں: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى الْعَلِيِّ الْوَهَّابِ"۔ پاک ہے میرا ربّ جو سب سے بلند ہے، وہ بہت بلند ہے اور بہت عطا کرنے والا ہے۔(مسند احمد بن حنبل، مسند المذنبين)

اب اس میں یہ جو روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس کے سوا دعا کی ابتدا کرتے ہوئے نہیں سنا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بہت سی دعائیں ایسی تھیں جن کا آغاز اس سے نہیں ہوا کرتا تھا۔ پس آپ نے نہیں سنا ہوگا۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے اس کے سوا کبھی اور کوئی دعا کی ہی نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ. كُلًّا هَدَيْنَا. وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ﴾۔(سورۃ الانعام:۸۵)

اور اس کو ہم نے اسحاق اور یعقوب عطا کئے۔ سب کو ہم نے ہدایت دی۔ اور نوح کو ہم نے اس سے پہلے ہدایت دی تھی اور اُس کی ذرّیت میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو بھی۔ اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا عطا کیا کرتے ہیں۔

سورۃ العنکبوت میں ہے: ﴿وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02 35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا. وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾۔(سورة العنكبوت:۲۸)
اور ہم نے اُسے (یعنی ابراہیم کو) اسحاق اور یعقوب عطا کئے اور اس کی ذریّت میں بھی نبوت اور کتاب (کے انعام) رکھ دیئے۔ اور اُسے ہم نے اُس کا اجر دنیا میں بھی دیا اور آخرت میں تو وہ یقیناً صالحین میں شمار ہوگا۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مزید ذکر: ﴿فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ. وَ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ. وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا. وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا﴾(سورة مريم:۵۰-۵۱)۔ پس جب اس نے انہیں چھوڑ دیا اور اُن کو بھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کئے اور سب کو ہم نے نبی بنایا۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت سے نوازا اور اُنہیں ایک بلند مرتبہ زبانِ صدق عطا کی۔

امام فخر الدین رازیؒ سورۃ مریم کی آیات ﴿فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ. وَ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ. وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا. وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا﴾(سورة مريم:۵۰-۵۱)۔ کی تفسیر کے تحت تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت کے علاوہ بھی جو عطا کرنا تھا عطا فرمایا اور اس عطا میں مال، جاہ و جلال، پیروکار، پاک نسل اور ذریّت طیبہ داخل ہیں۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-
"چونکہ آپ نے خدا کے لئے ایسا کیا اس لئے اللہ نے اس کے عوض میں ﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ﴾ یعنی حضرت الحقؑ و حضرت یعقوبؑ ایسے برگزیدہ دیئے اور سخت بیانی کے مقابل پر ﴿جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا﴾ فرمایا۔ یعنی ان کا ذکر جمیل دنیا میں کر دیا۔" (بدر: ۲۴/اگست ۱۹۱۱ء صفحہ ۲)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً. وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ﴾(سورة الانبياء:۷۳)۔ اور اسے ہم نے اسحاق عطا کیا اور پوتے کے طور پر یعقوب۔ اور سب کو ہم نے پاکباز بنایا تھا۔

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ انبیاء کی آیت ﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً. وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ﴾(سورة الانبياء:۷۳)۔ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً﴾ کے بارہ میں یاد رکھیں کہ ﴿نَافِلَةً﴾ سے مراد خاص عطیہ ہے کہ نفل بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے اور بہت زیادہ عطا کرنے والے شخص کو "نوفل" کہتے ہیں۔ اس حصہ آیت کے بارہ میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ (۱) مجاہد اور عطا کا قول ہے کہ ﴿نَافِلَةً﴾ یہاں ﴿وَهَبْنَا لَهٗ﴾ کا ایسا مصدر ہے جس میں اس کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے اور اس کے اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَهَبْنَا لَهٗ﴾ میں کوئی فرق نہیں۔ یعنی میں نے اسحاق اور یعقوب دونوں ابراہیم کو عطیہ کے طور پر محض فضل سے عطا کئے۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ اس عطاء کے مستحق ہوتے۔ (۲) ابی بن کعب، ابن عباس، قتادہ، فراء اور زجاج کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے بیٹا طلب کیا تو بایں الفاظ دعا کی ﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور آپ کو اسحٰق عطا کر دیا اور حضرت ابراہیمؑ کی دعا کے بغیر ہی ان کو یعقوب بھی عطا کیا اور یوں یعقوبؑ ﴿نَافِلَةً﴾ ٹھہرے یعنی ایسی نفل کی طرح جو انسان طوعاً کرتا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ﴾ کہ ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاق علیہ السلام ان کی قبولیت دعا کے نشان کے طور پر عطا کئے تھے۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:- "جب ابراہیمؑ ان لوگوں سے۔ اپنے بُت پرست باپ اور اپنی بُت پرست قوم اور اُن کے بتوں سے الگ ہوا تو اسے اللہ تعالیٰ نے نبی بیٹا الحقؑ اور نبی پوتا یعقوبؑ جیسا عطا فرمایا۔ اور ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اتنے انعامات بخشے جن کے بیان کی حاجت نہیں۔ کیونکہ ابراہیمی خاندان کے برکات ظاہر ہیں۔ تمام دنیا کے لوگ ان کی مدح اور ثناء کرتے ہیں۔" (تصديق براہين احمديه. صفحه ۲۹۰)

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور دعا: ﴿رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ. وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ. وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ﴾(سورة الشعراء: ۸۴ تا ۸۶) اے میرے ربّ! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدر کر دے۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:- "برہموازم والے اپنے لئے ایک بات اختیار کرتے ہیں۔ تجربہ سے مفید ثابت نہیں ہوتی تو وہ چھوڑ دیتے ہیں۔ خدا کی باتیں ایسی نہیں ہوتیں۔

﴿لِسَانَ صِدْقٍ﴾: بڑے بڑے علوم پھیلیں گے۔ ترقیاں ہوں گی۔ الٰہی میری زبان ایسی پختہ ہو کہ اس کے خلاف کبھی کچھ ثابت نہ ہو۔" (ضميمه اخبار بدر قاديان. ۱۰/جولائی ۱۹۱۰ء)

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا﴾(سورة مريم:۵۴) اور ہم نے اسے اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون بطور نبی عطا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "اخوت خاص برکات کا موجب ہوتی ہے۔ جن کے بھائی نہیں ہوتے خواب میں اُن کے بازو کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بعض فیضان جماعت و اخوت کے ساتھ خاص ہیں کہ بغیر اس اخوت کے وہ نازل ہی نہیں ہو سکتے۔ ہمارے حضرت صاحب بھی کئی مخلصین کو اَخِی کر کے لکھتے ہیں۔" (ضميمه اخبار بدر قاديان. ۲۱/مئی ۱۹۱۰ء)۔ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَخِی فرمایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- ﴿فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾۔(سورة الشعراء ۲۲)۔ پس میں تم سے فرار ہو گیا جب میں تم سے ڈرا۔ تب میرے ربّ نے مجھے حکمت عطا کی اور مجھے پیغمبروں میں سے بنا دیا۔

حضرت داؤدؑ کو حضرت سلیمانؑ عطا ہونے کا ذکر ہے: ﴿وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ. نِعْمَ الْعَبْدُ. اِنَّهٗ اَوَّابٌ﴾(سورة ص:۳۱)۔ ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔ کیا ہی اچھا بندہ تھا۔ یقیناً وہ بار بار عاجزی سے جھکنے والا تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا: ﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ. اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾(سورة ص:۳۶)۔ (اور) کہا اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور مجھے ایک ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد اس پر اور کوئی نہ جچے۔ یقیناً تو ہی بے انتہا عطا کرنے والا ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ صٓ کی آیت ﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ. اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾(صٓ:۳۶) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ یہ ضروری ہے کہ دینی مہمات کو دنیوی مہمات پر مقدم رکھا جائے۔ سلیمان علیہ السلام نے اوّلاً اللہ سے مغفرت طلب کی اور پھر اس کے بعد مملکت طلب کی۔

اور یہ آیت اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کی توفیق ہی دنیا میں بھلائی کے دروازے کھولنے کا سبب بنتی ہے کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پہلے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی، پھر اس کے ساتھ مملکت طلب کرنے کو ملایا ہے اور نوح علیہ السلام نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف یہ بیان منسوب فرماتا ہے: ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ

رواں مالی سال

رواں مالی سال 2002ء۔ 2001ء کا اختتام ۳۰ رجون کو ہو رہا ہے۔ امید ہے احباب جماعت اپنے بجٹ کے مطابق پوری شرح سے ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ کی ادائیگی فرما رہے ہونگے۔ تاہم جو احباب کسی وجہ سے تدریجی بجٹ کے لحاظ سے پیچھے ہوں اور کوئی کمی رہتی ہو تو اسے پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ بجٹ کے مطابق آمد کی تمام مدات کا جائزہ لیں اور جہاں کمی ہو اسے پورا کرنے کے لئے اپنی بھرپور مساعی بروئے کار لا کر ممنون فرماویں تا کہ سال کے اختتام پر بجٹ کے مطابق وصولی سو فیصد ہو۔

جزاكم الله احسن الجزاء۔ (ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

كَانَ غَفَّارًا. يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴾اور خدائے غفار سے پہلے مغفرت طلب کرو۔ (پھر) وہ تم پر موسلا دھار بارش بھی برسائے گا اور پھر تمہیں اموال اور اولاد بھی عطا کرے گا۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿ وَوَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ﴾(سورة صٓ:۴۴)۔ اور پھر ہم نے اسے اس کے اہلِ خانہ اور ان کے علاوہ ان جیسے اور بھی عطا کر دیئے اپنی رحمت کے طور پر اور اہلِ عقل کے لئے ایک سبق آموز ذکر کے طور پر۔

سورۃ الفرقان آیت ۷۵:﴿ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾۔ اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ "وہی جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے ساتھیوں (بیبیاں ہوں یا اَور دوست) اور ہماری اولاد سے ہمیں آرام دے۔ وہ ہماری آنکھوں کا نور ہوں جو دل کے سرور کا نشان ہے۔ اور دُعا مانگتے ہیں کہ ہم سچے فرماں برداروں کے واسطے آئندہ کے لئے نمونے ہوں۔" (تصدیق براہین احمدیہ۔ صفحہ ۲۶۳۔۲۶۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "نکاح سے ایک اَور غرض بھی ہے جس کی طرف قرآن کریم میں یعنی سورۃ الفرقان میں اشارہ ہے اور وہ یہ ہے:﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ یعنی مومن وہ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا ہمیں اپنی بیویوں کے بارے میں اور فرزندوں کے بارے میں دل کی ٹھنڈک عطا کر اور ایسا کر کہ ہماری بیویاں اور ہمارے فرزند نیک بخت ہوں اور ہم اُن کے پیش رو ہوں۔"

(آریہ دھرم۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادمِ دین ہو بلکہ اِس لئے کہ دنیا میں اُن کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اَقْرب تعلقات کو نہیں سمجھتا، جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے۔﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾۔ یعنی خدا تعالیٰ تُو ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرمادے۔ اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا:﴿وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾۔ اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے"۔

(الحکم۔ جلد ۵ نمبر ۳۵۔ صفحہ ۱۰ تا ۱۲۔ ۲۴/ستمبر ۱۹۰۱ء)

سورۃ صٓ میں ہے:﴿اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ﴾(سورة صٓ:۱۰)۔ کیا ان کے پاس تیرے کامل غلبہ والے (اور) بہت عطا کرنے والے ربّ کی رحمت کے خزانے ہیں؟

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ صٓ کی آیت﴿اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ﴾ (صٓ:۱۰) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد﴿اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ﴾میں یہ جواب مخفی ہے کہ منصب نبوت ایک عظیم منصب ہے اور بلند درجہ ہے اور یہ مقام عطا کرنے والے قادر وجود کے لئے ضروری ہے کہ وہ عزیز بھی ہو یعنی کامل قدرت رکھنے والا۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ وَهَّاب یعنی بہت عطا کرنے والا بھی ہو اور ایسا وجود صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور جب وہ ذات کامل القدرت اور کامل الجود ہے تو وہ یہ نعمت بلا روک ٹوک غنی کو بھی اور فقیر کو بھی عطا کر سکتا ہے۔ اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس (نبی) کے دشمن اسے پسند کریں یا ناپسند۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)

اب آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات۔ تخمیناً ۱۸۷۷ء۔ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:۔

"پرانا الہام کوئی تین سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ اور آج پھر سنایا...... فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا وَوُهِبَ لَهُ الْجَنَّةُ"۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۴ مورخہ ۲۴/جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)۔ پھر وہ دونوں پچھلے پاؤں واپس لوٹ گئے اور اس کو جنت عطا کی گئی۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

آگے ہے الہام۔ ۶/۔۷/ نومبر ۱۹۰۷ء: "سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا. رَبِّ هَبْ لِي ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً. اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى. اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ. اَخَذَهُمُ اللّٰهُ بَقِيَ وَحْدَهٗ . لَا شَرِيْكَ مَعَهٗ. قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۔ ترجمہ: مَیں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا! پاک اولاد مجھے بخش۔ مَیں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحيٰ ہے۔ (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تُو دیکھے گا کہ تیرا ربّ اُن مخالفوں سے کیا کرے گا جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہیں۔ خدا اُن کو پکڑے گا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہے گا۔ اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یعنی باطل بھاگ جائے گا۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۷۴۰۔۷۴۱ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۞۞۞۞..........❋❋❋❋..........۞۞۞۞

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۲/جون بروز بدھ قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم مرزا محمد عبدالحکیم صاحب آف لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ ۸/جون بروز ہفتہ وفات پاگئے تھے۔ آپ کو دل کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

☆اس کے ساتھ ہی مکرم بریگیڈئر (ر) ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ آپ بروز ہفتہ شام پانچ بجے لاہور میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۸۰ برس تھی۔ آپ کی شادی محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ (بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ) سے ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین اور اسی طرح جماعت کے دوسرے سب مرحومین کے درجات بلند فرمائے، اپنی مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

آپ کا اپنا تعلیمی ادارہ
Microsoft Certified Professional IT Training Centre
Ausbildung Weiterbildung zertifizierung & Tests
MIT IHK- ZERTIFIKAT
E-mail: Khalid@t-online.de
WWW.Professional-ittrainingcenter.de
Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75
Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735
MS PITTC GLOBALE TRADE SERVICE
EHRHARTSTR.4
3 0 4 5 5 HANNOVER - GERMANY

مجاہد جاوا و سماٹرا

حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ

(احمد طاہر مرزا - ربوہ)

آپ کے والد ماجد کا نام حضرت بابا حسن محمدؓ صاحب تھا اور دادا کا نام مولوی کرم الدین صاحب اور پڑدادا کا نام چوہدری صدر الدین تھا۔ آپ کے دادا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل وفات پا چکے تھے۔ آپ کا خاندان ارائیں تھا اور بمقام بنی اوجلہ ضلع گورداسپور میں پھیلا ہوا تھا۔

(ملخص از رسالہ "الراعی" لاہور۔ جنوری فروری ۱۹۷۸ء صفحہ ۳۰ تا ۳۶)

آپ کے والد محترم کے مختصر حالات

حضرت حسن محمد صاحبؓ کی پیدائش ۱۱ر جولائی ۱۸۷۰ء بمقام اوجلہ ہے۔ اوجلہ قادیان سے سترہ میل کے فاصلہ پر شمال مشرق میں واقعہ ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر ہی حاصل کی۔ گھریلو حالات بہتر نہ ہونے کے سبب بمشکل پرائمری سکول تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۹۲ء میں آپ کی شادی ہوئی اور ۱۸۹۳ء میں آپ کے ہاں حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ کی ولادت ہوئی۔

آپ کے خاندان میں احمدیت

اس کی بابت حضرت بابا حسن محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں:

"مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابتدا میں سخت مخالف تھا۔ اس وقت مَیں ڈاکخانہ میں (۱۸۸۹ء تا ۱۸۹۵ء) بحیثیت چھٹی رساں ملازم تھا۔ اپنے چچازاد بھائی حضرت منشی عبدالعزیز اوجلوی کی احمدیت کی وجہ سے سخت الفاظ کہہ دیا کرتا۔ مگر حضرت اقدسؑ کی شان میں برے الفاظ نہ کہتا۔ آخر ایک روز میرے دل میں خیال آیا کہ گزشتہ انبیاء کے وقت میں بھی بہت سے لوگ شک میں رہے اور ان کو قبول نہ کیا۔ ایسا نہ ہو کہ حضرت صاحب واقعی وقت کے امام ہوں اور مَیں ان کے انکار کی وجہ سے منکرین کے زمرہ میں شامل ہو جاؤں۔ اس لئے مَیں نے اس معاملہ میں خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرنا شروع کیں۔ مَیں قبرستان میں دعائیں کرتا تا خدا تعالیٰ میری ہدایت فرمائے۔ لوگوں میں یہ چرچا

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALSNEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

شروع ہو گیا کہ رات کے وقت آج کل قبرستان میں کوئی جنّ یا چڑیل روتی رہتی ہے۔ مَیں نے دل میں سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ لڑکے مجھے قبرستان میں جنّ یا چڑیل سمجھ کر مارنے لگ جائیں۔ اس لئے مَیں نے قبرستان میں دعا کرنا ترک کر دیا۔ اب مَیں اپنے گاؤں اوجلہ کی مسجد میں دعائیں کرتا اور روتا رہا۔ لوگ کہتے کہ مسجد میں کوئی جنّ آ گیا ہے۔ اور وہ رات کو روتا رہتا ہے............"۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ "جب چودہ روز مجھے اسی طرح دعائیں کرتے گزر گئے تو اس وقت چاند کی چودھویں رات تھی۔ میرے چاروں طرف میدان تھا جس میں کوئی فصل وغیرہ نہ تھی۔ مَیں درود شریف پڑھ رہا تھا۔ مجھے یک دفعہ غنودگی آئی اور دائیں طرف سے مجھے آواز آئی 'تیرا نام کیا ہے۔ مَیں نے کہا محمد حسن۔ پھر مَیں نے اس بلانے والے سے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے؟۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں نے اردگرد دیکھا تو کوئی آدمی نہ تھا۔ مَیں حیران ہو کر پھر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ اس کے بعد پندرھویں رات مَیں نے خواب میں قادیان کی تمام زمین دیکھی اور مسجد اقصیٰ میں کثرت سے لوگ دیکھے۔ ایک شخص کو کھڑے تقریر کرتے دیکھا۔ کسی شخص نے مجھے پکڑا اور کہا یہ خلیفہ ہے۔ مَیں نے اس شخص سے کہا مَیں خلیفہ نہیں پوچھتا۔ مَیں اصل امام وقت پوچھتا ہوں۔ اس نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور اس شخص نے کہا کہ یہ اصل امام وقت ہے۔ مَیں حضورؑ کے سامنے جا بیٹھا اور خواب میں بیعت کرنے لگا۔ جب یہ الفاظ بیعت پڑھے رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی...... تو میری چیخیں نکل گئیں۔ اور لوگ کہنے لگے کہ یہ سچا ایمان لایا ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی"۔

(روزنامہ الفضل لاہور ۲۳ر ستمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۴)

بیعت کے لئے قادیان روانگی

آپ بیان کرتے ہیں کہ:

"مَیں اپنی خوابیں کسی کو نہ بتلایا کرتا تھا۔ ان دو خوابوں کے دیکھنے کے بعد اس روز میرے بھائی منشی عبدالعزیز صاحبؓ نے مجھے کہا کہ قادیان میں جلسہ ہے، کیا تم چلو گے؟ مَیں نے کہا مَیں ضرور چلوں گا۔ راستے میں مَیں نے ان سے پوچھا کہ کیا بیعت کے وقت رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی...... پڑھاتے ہیں۔ میرے بھائی نے کہا کہ تمہیں کیسے پتہ ہے۔ مَیں خاموش ہو گیا کیونکہ مَیں خوابیں نہیں بتلایا کرتا تھا۔ جب مَیں قادیان پہنچا تو جو نظارہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا وہی قادیان میں دیکھا۔ جب مسجد اقصیٰ میں گیا تو ایک شخص کھڑا ہو کر تبلیغ کرنے لگا۔ یہ حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاولؓ) تھے۔ مَیں نے خواب میں انہی کو تقریر کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر ہم بیٹھے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ کی وہی شکل تھی جو مَیں نے خواب میں دیکھی تھی۔ پھر مَیں نے بیعت کر لی اور الفاظ بیعت رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی...... والی دعا بھی پڑھی۔ بیعت کرتے وقت میرے دل میں یہ گزرا کہ اب قادیان نہ چھوڑنا چاہئے خواہ بھیک مانگ کر ہی گزارہ کرنا پڑے"۔

(روزنامہ الفضل لاہور ۲۳ر ستمبر ۱۹۵۰ء)

(مختلف روایات کے مطابق آپ کی بیعت ۱۸۹۳ء یا ۱۸۹۵ء کی ہے)

اگرچہ آپ کا قادیان سے رابطہ ۱۸۹۳ء سے ہو گیا تھا تاہم قادیان آپ باقاعدہ طور پر مارچ ۱۹۰۲ء کو ہجرت کر کے آباد ہوگئے۔

آپ کی خاص سعادتیں

آپ کی چند ایک خاص سعادتیں درج ذیل ہیں:

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنی کتاب 'نظام نو' میں نظام وصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"کیا ہی خوش قسمت اور قابل رشک ہے وہ مبارک وجود جسے اس "نظام نو" (نظام وصیت) میں سب سے اوّل لبیک کہنے کا شرف حاصل ہوا اور جسے "نظام نو" کی بنیادی اینٹ بننے کی توفیق ملی"۔

(روزنامہ الفضل لاہور یکم اگست ۱۹۵۰ء صفحہ ۳)

☆...... ۱۹۰۶ء میں نظام وصیت پر سب سے اول لبیک کہنے والے یعنی موصی نمبر ۱۔

☆......وقف زندگی میں سب سے اولین لبیک کہنے والوں میں۔

☆......آپ کے بیٹے کو بیرون ہند کے خدمت کرنے والے ابتدائی مبلغین میں پچیس سال کے طویل عرصہ تک تبلیغ اسلام کرنے کا موقعہ ملا۔

☆......حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا کوٹ بطور تبرک آپ کو عنایت فرمایا۔

☆......ایک دفعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا پس خوردہ آپ کو عنایت فرمایا۔

☆......حقیقۃ الوحی کی سب سے پہلی جلد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو مرحمت فرمائی۔

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے آپ کو عشق و وفا کا خاص تعلق تھا۔

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں "تحریک سالکین" شروع فرمائی۔ اس فہرست میں آپ کا نام آٹھویں نمبر پر ہے۔

☆......قیام پاکستان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر آپ چنیوٹ میں مقیم رہے۔

☆......آپ نے فرقان فورس میں بھی شمولیت اختیار کی۔

☆......آپ کی ساری حیات مبارکہ درس و تدریس اور تبلیغ میں گزری۔

ابتدائی حالات زندگی

حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ

حضرت مولانا رحمت علی صاحب رئیس التبلیغ وہاں جماعت احمدیہ انڈونیشیا پیدائشی احمدی تھے۔ آپ ۱۸۹۳ء میں اوجلہ (گورداسپور) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بچپن کے ابتدائی ساڑھے آٹھ سال اپنے وطن مالوف اوجلہ میں گزارے۔ آپ کے والد ماجد مارچ ۱۹۰۲ء میں ہجرت کر کے قادیان آ کر آباد ہوگئے۔ چنانچہ اس بارہ میں آپ کے والد ماجد حضرت بابا حسن محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں:۔

"مَیں اپنے گاؤں اوجلہ (گورداسپور۔ یہ گاؤں قادیان سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر بجانب مشرق ہے) میں اکیلا احمدی تھا۔ میرے چچازاد بھائی منشی عبدالعزیز صاحب (یکے از تین صد تیرہ) باہر ملازم تھے۔ مَیں اکیلا ہونے کی وجہ سے کچھ گھبرا گیا اور اس کے متعلق ایک عریضہ لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آگے جا کر حضور کے داہنی جانب بیٹھ گیا۔ رقعہ ابھی میرے پاس ہی تھا مگر حضورؑ نے میرے بیٹھتے ہی بات شروع کر دی کہ بعض دوست گھبرا جاتے ہیں کہ اپنے گاؤں میں اکیلے ہی احمدی ہیں۔ مگر یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ متقی کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔ اگر اپنے گاؤں یا شہر میں متقی کو آرام ہو تو خدا اس جگہ اس کے ساتھ ایک جماعت بنا دیتا ہے۔ ورنہ مرکز میں مخلصین کی جماعت میں پہنچا دیتا ہے۔ چنانچہ مَیں پھر واپس اپنے گاؤں چلا گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد ہی خدا تعالیٰ نے میرے قادیان آنے کا انتظام فرما دیا۔

میرے (چچا زاد بھائی حضرت) منشی عبدالعزیز صاحب (اوجلوی) نے مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ محمد حسن ہجرت کر کے قادیان آنا چاہتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی انتظام ہو جائے تو بہتر ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ جس طرح مَیں قادیان آ گیا ہوں اسی طرح محمد حسن صاحب بھی آ جائیں۔ مَیں مارچ ۱۹۰۲ء میں قادیان ہجرت کر کے آ گیا اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز (رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو انگریزی کا آغاز جنوری ۱۹۰۲ء کو قادیان سے ہوا) کی جلد بندی کا ٹھیکہ مَیں نے لے لیا۔ مَیں نے مولوی محمد علی صاحب سے کہا کہ اگر رسالہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک تیار نہ ہو تو مَیں ہرجانہ کا ذمہ دار ہوں۔ مگر مَیں یہ چاہتا ہوں کہ مجھ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک مجلس میں جانے سے نہ روکا جائے۔ جب حضور سیر کے لئے باہر نکلیں تو ہمراہ جانے سے نہ روکا جائے اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ (خلیفۃ المسیح الاوّلؓ) کے درس میں شامل ہونے سے نہ روکا جائے۔ مولوی محمد علی صاحبؓ نے میری یہ بات خوشی سے قبول کر لی۔ اور مجھ کو ایک چپڑاسی دے دیا جس کا نام اللہ دتہ تھا۔ مَیں نے اسے کہا کہ ایک وقت کھانا مجھ سے کھا لیا کرو اور اس کے عوض جب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائیں مجھے اطلاع کرتے رہا کرو۔ اسی وجہ سے مَیں حضرت اقدسؑ کی صحبت میں زیادہ رہا۔

(روایات حضرت بابا محمدحسن صاحبؓ مرتبہ چوہدری عبدالستار صاحب از روزنامہ الفضل لاہور ۲۳/ستمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۴)

اس روایت کی رو سے حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ ساڑھے آٹھ سال کی عمر میں قادیان ہجرت کر کے تشریف لائے۔

قادیان میں ابتدائی تعلیم اور وقف زندگی

جماعت احمدیہ کے جید عالم حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کا وصال ۱۹۰۵ء میں ہوا۔

ان بزرگان احمدیت کے وصال کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

"میری جماعت کے دو بڑے احمدی مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی (رضی اللہ عنہ) اور مولوی برہان الدین صاحب جہلمی (رضی اللہ عنہ) فوت ہوگئے ہیں۔ بتاؤ ان کی جگہ لینے کے لئے اور کون تیار ہیں"۔ (الحکم ۱۰/جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے اس ارشاد پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوششیں کیں۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ میں دینیات کی ایک علیحدہ شاخ کھولنے کا فیصلہ ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دینیات کی شاخ کی بابت فرمایا:

"دینیات کی شاخ علیحدہ کھولی جائے اور اس میں لڑکے داخل کئے جائیں۔ اور انہیں وہ علوم پڑھائے جائیں جن سے انہیں کسی ملک میں مشکل نہ آئے"۔ (اخبار بدر قادیان ۱۲/جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۸)

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

حضرت بابا محمد حسن صاحبؓ بیان کرتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ شاخ دینیات میں جو لڑکے دئے جائیں گے مَیں ان لڑکوں کو دیگر ممالک میں جرنیل کر کے روانہ کروں گا۔ میرا ایک ہی لڑکا تھا (حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ) مَیں نے اس کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنا چاہا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب (نگران مدرسہ احمدیہ) نے اس کو مدرسہ میں داخل کرنے سے انکار کردیا۔ پھر دوسرے روز مَیں نے مولوی محمد علی صاحب سے درخواست کی مگر انہوں نے میرا لڑکا شاخ دینیات میں داخل کرنے سے انکار کردیا۔ میرا لڑکا چھوٹا تھا۔ تیسرے روز رات کو مَیں نے اپنے بچے رحمت علی کو کہا کہ مَیں بیٹا تیرے لئے کوشش تو بہت کرتا ہوں مگر وہ مدرسہ احمدیہ میں داخل نہیں کرتے۔ میرے لڑکے رحمت علی نے صبح ہوتے ہی مجھ کو کہا کہ میاں جی مجھ کو الہام ہوا ہے "فَسَیَکۡفِیۡکَھُمُ اللّٰہ"۔ یہ بات بچے کی سنکر مَیں حیران رہ گیا کہ یہ بچہ چھوٹا ہے بمشکل ۹، ۱۰ سال کا تھا۔ اس کو الہام ہوا ہے۔ پھر مَیں دفتر چلا گیا اور ایک رقعہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں لکھنا شروع کیا۔ .... اس وقت ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی اور حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب جو اس وقت بالکل چھوٹے تھے وہ اچانک دفتر میں گئے۔ مَیں نے کہا میاں جی میرا ایک کام کردو۔ یہ رقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچادو۔ وہ رقعہ انہوں نے لے لیا اور تھوڑی دیر بعد پھر آئے۔ اور مجھ کو کہا کہ تمہارا رقعہ حضرت صاحب کو دیا تھا۔ اس پر حضرت صاحب سے جواب لکھا کر مولوی محمد علی کو دے آیا ہوں۔ میں نے رقعہ میں لکھا تھا:

"آپ کو میرا تمام حال معلوم ہے۔ مَیں نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں وقف کردیا ہوا ہے۔ میرا یک ہی لڑکا ہے اسے بھی آج مَیں وقف کرتا ہوں۔ اگر حضورؑ اس کو اپنے حکم سے شاخ دینیات (مدرسہ احمدیہ) میں داخل کردیں تو مَیں کامیاب ہو گیا۔ مَیں ایک کام پسند نہیں کروں گا کہ میرے لڑکے کو وظیفہ دیا جائے۔ مَیں اپنے لڑکے کو صدقے کے مال سے پڑھانا نہیں چاہتا۔ جہاں سے مَیں کھاؤں گا میرا لڑکا بھی وہاں سے کھائے گا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے خط کا جواب

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رقعہ پر یہ لکھ کر مولوی محمد علی صاحبؓ کو روانہ کیا:

"مَیں محمد حسن پر بڑا خوش ہوں۔ اس نے مجھ کو لڑکا شاخ دینیات کے لئے دیا ہے۔ میرے حکم سے اس کو شاخ دینیات میں داخل کردو۔ دوسری بات سے مَیں محمد حسن پر اور بھی خوش ہوا۔ جو شخص صدقہ کے مال سے پڑھانا چاہتا ہے وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ اس پر محمد حسن نے خوب سوچا ہے"۔

"اگلے روز مولوی محمد علی صاحب دفتر میگزین ریویو آف ریلیجنز اردو میں آئے اور مجھ سے بہت ناراض ہونے لگے۔ اور کہنے لگے افسوس تم پر۔ میرا خیال تھا کہ رحمت علی کو بی۔اے، ایم۔اے کرایا جائے۔ کچھ مَیں مدد کروں گا۔ کچھ تم اس کی پڑھائی میں امداد کروگے۔ مگر تم نے اس کو مُلّا بنانا چاہا ہے۔ (مولوی محمد علی صاحب ...... ہمارے دور نزدیک سے رشتہ دار تھے)۔ مَیں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب مُلّا لوگ بھی روٹی کھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا اپنے لڑکے شاخ دینیات کے لئے دو۔ میرا ایک ہی لڑکا تھا، سو مَیں نے دے دیا۔ اس لڑکے کا اللہ حافظ ہے۔ یہ وہی لڑکا ہے جو آج کل مولوی رحمت علی مبلغ جاوا وسماٹرا کے نام سے مشہور ہے"۔

(اخبار الفضل لاہور ۲۶/ستمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۵)

ابتدائی تعلیم اور مدرسہ احمدیہ

اپنی ابتدائی تعلیم کی بابت حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں:

"میری پیدائش سے ہی میرے والد صاحب مرحوم ومغفور کی یہ خواہش تھی کہ وہ مجھے تبلیغ اسلام کے لئے تیار کریں۔ مَیں نے ابھی پرائمری کا امتحان بھی پاس نہیں کیا تھا کہ انہوں نے مجھے مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کرانا چاہا تا علوم عربیہ حاصل کرنے کے بعد مَیں تبلیغ احمدیت کے قابل ہوسکوں۔ مگر مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم پرائمری پاس ہونا ضروری تھا۔ اس لئے مَیں داخل نہ ہوسکا۔ حضرت والد صاحب مرحوم ومغفور مایوس نہ ہوئے۔ بلکہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بذریعہ تحریر عرض کیا کہ مَیں اکلوتے بیٹے کو خدمت دین کے لئے وقف کرتا ہوں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: "رحمت علی کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کر لیا جاوے"۔ (خود نوشت سرگزشت حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ صفحہ ۲،۱)

آپ کی شادی

حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ کی شادی ۱۹ سال کی عمر میں حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی رضی اللہ عنہ جو آپ کے رشتہ کے چچا تھے کی دختر اختر محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ سے ۱۹۱۲ء میں ہوئی۔

نظام وصیت میں شمولیت

نظام وصیت کی بنیادی اینٹ آپ کے والد ماجد حضرت بابا حسن محمدؓ تھے جن کا وصیت نمبر ایک ہے۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ نے ۱۹۱۳ء میں وصیت کی۔ آپ کا وصیت نمبر ۲۳۲ ہے۔

(ریکارڈ دفتر وصیت وکتبہ حضرت مولانا رحمت علیؓ)

مولوی فاضل کا امتحان

۱۹۱۸ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ مولوی فاضل کے امتحان پاس کرنے والے بزرگان میں آپ کا نام ابتدائی فاضلین میں شمار ہوتا ہے۔ ۱۹۲۱ء میں آپ نے او۔ٹی کا امتحان پاس کیا۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

تحریک وقف زندگی

جماعت احمدیہ عالمگیر کی بڑھتی ہوئی تبلیغی اور اشاعتی سرگرمیوں کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۷/دسمبر ۱۹۱۷ء کو "تحریک وقف زندگی" کا اجراء فرمایا۔ اس مبارک تحریک میں تریسٹھ مخلص نوجوانان احمدیت نے لبیک کہا۔ بعض کے اسماء حسب ذیل ہیں:

(۱) مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے۔
(۲) مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم۔
(۳) مولانا ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا۔
(۴) مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی۔
(۵) شیخ محمود احمد صاحب عرفانی۔
(۶) مولانا رحمت علی صاحب (رئیس التبلیغ انڈونیشیا)

۱۹۲۱ء کے اواخر میں آپ نے مبلغین کلاس پاس کرلی اور ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۴ء کے آخر تک آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور استاذ العربی پڑھاتے رہے۔ چنانچہ اس کی بابت حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ لکھتے ہیں:

"خاکسار ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۴ء کے آخر اور ۱۹۲۵ء کی ابتداء تک (تعلیم الاسلام) ہائی سکول میں پڑھاتا رہا۔ اور اسی دوران سماٹرا کے چند طلباء وہاں آئے تو حضور نے ان کی درخواست پر مجھے منتخب فرما کر جون ۱۹۲۵ء میں مجھے پاسپورٹ بنوانے کا ارشاد فرمایا۔ جب مجھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاسپورٹ کا حکم موصول ہوا تو مجھے ایک طور پر انتہائی مسرت ہوئی کہ میرے خواب شرمندۂ تعبیر ہورہے ہیں اور دوسری طرف حضرت والد صاحب نے بھی اپنی دیرینہ آرزو پوری ہوتے دیکھ لی۔ لیکن اس لئے بھی خوش تھا کہ خلیفۂ وقت نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے جزائر شرق الہند میں تبلیغ کے لئے منتخب فرمایا۔ لیکن اس کے ساتھ ایک دھڑکن میرے دامن مسرت کو تھام رہی تھی کہ مجھے اپنی کمزوریوں کا بھی احساس ہورہا تھا"۔

(ماہنامہ خالد اپریل ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۳)

جزائر شرق الہند کے لئے جب آپ کا انتخاب ہوا تو اس وقت آپ کے دلی جذبات کی کیفیت کیا تھی۔ اس کی بابت آپ لکھتے ہیں:

"مَیں نہیں جانتا تھا کہ مَیں اس فرض سے عہدہ برآ ہوسکوں گا یا نہیں۔ میرا دل...... جذبات سے پر تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قادیان سے جزائر شرق الہند کو روانہ ہونے کے وقت میں بے حد غمگین تھا۔ مجھے یاد ہے کہ مَیں نے اس غم کا اظہار حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ سے بھی کیا تھا۔ اور دھڑکتے دل سے درخواست دعا کی تھی"۔ (ماہنامہ خالد ربوہ اپریل ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۵)

اذن الٰہی سے انتخاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جون ۱۹۲۵ء کو حضرت مولانا رحمت علی صاحب رضی اللہ عنہ کا جزائر شرق الہند کے لئے انتخاب فرمایا اور ایک موقعہ پر آپ نے ارشاد فرمایا:

"بعض لوگ کہتے ہیں مَیں نے سادے سے مولوی رحمت علی کو بھیج دیا ہے۔ وہ کام کیا کرے گا۔ مَیں کہتا ہوں صحابہ بھی سادے ہی تھے۔ کیا ان جیسے کوئی کارنامے کرسکا۔ میرا رحمت علی کو بھیجنا اذن الٰہی سے تھا"۔ (روزنامہ الفضل قادیان ۱۰/جنوری ۱۹۲۹ء صفحہ ۵)

F0ZMAN FOODS
A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2- SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-553-3611

روئیداد سماٹرا جاوا

حضرت مولانا رحمت علی رضی اللہ عنہ اپنے مجاہدانہ امور کی بابت بیان کرتے ہیں:

"مَیں ......۱۹۲۵ء کو قادیان سے روانہ ہوا۔ جزائر شرق الہند جن کو اب انڈونیشیا کہتے ہیں میری منزل مقصود تھی۔ مَیں ستمبر ۱۹۲۵ء میں اس ملک میں داخل ہوا۔ اور جہاز سے اتر کر سب سے پہلے سماٹرا کے جس قصبہ میں میرا قیام ہوا اسے "تاپا توان" کہتے ہیں۔ تاپاتوان کے معنے مبارک قدم کے ہیں۔ تفاؤل کے طور پر مَیں نے سمجھا کہ انشاء اللہ مَیں اپنے کام میں ضرور کامیاب ہوں گا۔ 'تاپاتوان' میں چند ماہ قیام کرنے کے بعد مَیں نے اپنے آئندہ سفر کا پروگرام بنایا اور تبلیغی نقطہ نگاہ سے مختلف شہروں کا جائزہ لینے کے بعد پاڈانگ کو اپنا ہیڈ کوارٹر مقرر کیا۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جلدی ہی ایک خاصی جماعت قائم ہوگئی۔

انڈونیشیا میں چار سال فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد چند دوستوں کے ہمراہی میں مَیں نے قادیان آنے کا ارادہ کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد موصول ہوا کہ آتے ہوئے "جاوا" کے حالات کا بھی جائزہ لیتا آؤں۔ چنانچہ اس ہدایت کے مطابق قادیان آتے ہوئے مَیں نے چند دن جاوا میں قیام کیا اور مختلف لوگوں، سوسائٹیوں اور انجمنوں سے مل کر وہاں کے حالات کا جائزہ لیا۔ ایک مباحثہ بھی ہوا اور اس کے بعد مَیں قادیان آگیا۔

قادیان میں چند ماہ قیام کے بعد ۱۹۳۰ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاجز کو دوبارہ انڈونیشیا جانے کے لئے ارشاد فرمایا اور ایک اور مبلغ مکرم مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل کو بھی میرے ساتھ روانہ کیا۔

ہم دسمبر ۱۹۳۰ء میں پاڈانگ پہنچے ۱۹۲۵ء میں جب مَیں پاڈانگ آیا تھا اس وقت میں تن تنہا تھا۔ کوئی آدمی مجھے جانتا نہ تھا اور نہ میں کسی سے واقف تھا۔ لیکن اس دفعہ جب جہاز ساحل پر لنگر انداز ہوا تو مردوں، عورتوں اور بچوں کا ایک جم غفیر میرے استقبال کے لئے چشم براہ تھا۔ یہ لوگ دور سے ہی مجھے دیکھ کر اشاروں سے دوسروں کو بتا رہے تھے۔ اور اپنے رومال ہلا ہلا کر اپنی محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ اگر خود ستائی پر محمول نہ کیا جائے تو مَیں کہوں گا کہ اس وقت یوں محسوس کر رہا تھا کہ گویا میں ایک فاتح جرنیل کی حیثیت سے اپنے مفتوحہ علاقہ میں داخل ہو رہا ہوں۔ پہلی دفعہ جب مَیں وہاں گیا تو گویا مَیں گونگا تھا۔ وہاں کی زبان سے مَیں واقف نہ تھا اور نہ لوگ میری زبان جانتے تھے۔ لیکن ۱۹۳۰ء میں جب میں دوبارہ وہاں گیا تو مَیں ان کی زبان بخوبی سمجھ سکتا تھا اور اس میں گفتگو بھی کر سکتا تھا۔

چھ سال کی تبلیغی جدوجہد کے بعد ۱۹۳۶ء میں مَیں دوبارہ عازم وطن ہوا۔ اس وقت تک میرے پاس دو اور مبلغ مکرم ملک عزیز احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری پہنچ چکے تھے۔ اور مَیں انہیں اپنا کام سونپ سکتا تھا۔ وطن کو روانگی کے وقت جو لوگ مجھے الوداع کہنے کے لئے آئے ان میں ہزاروں مرد، عورتیں، بچے، جوان، بوڑھے، سفید اور کالے اور گندمی رنگ والے شامل تھے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب جہاز نے لنگر اٹھایا، کئی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر میری آنکھیں بھی اشکبار ہو گئیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ مَیں جاوا میں اکیلا داخل ہوا تھا لیکن اب ہزاروں لوگ مجھے الوداع کہنے کے لئے بندرگاہ آئے ہوئے تھے۔ وہ ایک عجیب نظارہ تھا جو اب تک میری آنکھوں کے سامنے ہے جسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ میرے فوٹو لئے جا رہے تھے اور کئی لوگ رو رہے تھے۔ جہاز کے مسافر حیران تھے کہ یہ کون سا محبوب لیڈر ہے جس پر ہزاروں لوگ شیدائیوں کی طرح امڈے آتے ہیں اور جس کو مختلف قوموں کے لوگ الوداع کہنے آئے ہیں۔

۱۹۳۷ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سہ بارہ ارشاد فرمایا کہ مَیں انڈونیشیا جاؤں کیونکہ ان جزائر کی روحانی فتح ابھی تشنۂ تکمیل تھی۔ جب میں 'جاکرتا' پہنچا تو ہزاروں لوگ پہلے کی طرح استقبال کے لئے موجود تھے۔ ابھی جہاز کنارے پر نہیں لگا تھا کہ لوگ مجھے ملنے کے لئے تختۂ جہاز پر چڑھنے شروع ہو گئے اور ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ میرے اردگرد اچھی خاصی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ کوئی مجھ سے معانقہ کر رہا تھا اور کوئی مصافحہ اور کوئی میرے سامان کا انتظام کر رہا تھا۔

مَیں جہاز سے اتر کر معائنہ کے کمرہ میں داخل ہونے کے لئے آگے بڑھا تو پولیس والوں نے کہا کہ آپ کے اس کمرہ میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں، آپ شہر جا سکتے ہیں۔ مَیں موٹر میں سوار ہو کر دارالتبلیغ آیا۔ اور چند دن قیام کر کے جاوا کی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو گیا اور تبلیغی جدوجہد میں منہمک ہو گیا۔

۱۹۳۸ء میں جب خلافت جوبلی منانے کا فیصلہ کیا گیا تو مَیں نے دربار خلافت سے چند ماہ کی رخصت پر قادیان آنے کی اجازت چاہی تا اس مبارک تقریب میں شریک ہو سکوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و نشانات کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ سکوں۔ مجھے اجازت مل گئی اور مَیں قادیان چھٹی گزارنے کے بعد چوتھی مرتبہ عازم انڈونیشیا ہوا۔ چونکہ سماٹرا کی جماعتوں کی خواہش تھی کہ مَیں جاوا جاتا ہوا انہیں بھی دیکھتا جاؤں اس لئے پہلے میں سماٹرا کے شہر میدان گیا۔ جہاں مکرم مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مقیم تھے۔ وہاں چند دن قیام کرنے کے بعد مولوی صاحب موصوف کے ہمراہ "بلت تنگی" گیا۔ پاڈانگ اور دوسرے شہروں کے کئی دوست اڈے پر پہنچے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے قیام کا انتظام ایک ہوٹل میں کیا ہوا تھا۔ گو مَیں اس وقت بیمار تھا اور سخت تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا لیکن دوستوں کی ملاقات کی وجہ سے سب تھکاوٹ دور ہو گئی۔ پھر پاڈانگ گیا۔ پاڈانگ اور دوسرے متعدد شہروں میں لیکچر دئے اور بفضل خدا کامیاب لیکچر دئے۔

۱۹۲۵ء میں جب مَیں سماٹرا گیا تو اس وقت میری سخت مخالفت ہوئی۔ دجال، مرتد، واجب القتل اور دیگر مختلف القاب سے مجھے یاد کیا جاتا تھا۔ لوگ مداری کہہ کر میرے پیچھے تالیاں بجایا کرتے تھے اور میرا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ لیکن ۱۹۴۰ء میں جب خلافت جوبلی میں شرکت کرنے کے بعد مَیں سماٹرا گیا۔ تو انتہائی مخالف لوگ بھی جب ملتے تو عزت سے پیش آتے اور مجھے یہ صورت حال ۱۹۲۵ء سے بالکل مختلف نظر آتی تھی۔

مَیں نے پاڈانگ پہنچتے ہی یہ فیصلہ کیا کہ ایک ہفتہ تک یہاں قیام کرنے کے بعد مَیں جاوا روانہ ہو جاؤں گا۔ لیکن تقریروں کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو گیا کہ موافق اور مخالف دونوں قسم کے لوگ جوق درجوق تبادلۂ خیالات کے لئے آنے لگے اور جن لوگوں کو مجھے خود ان کے پاس پہنچ کر تبلیغ کرنی چاہئے تھی وہ خود بخود میرے پاس پہنچنے لگے۔ مَیں نے ایسے موقعہ کو ضائع کرنا کفران نعمت سمجھا۔ اور مختلف شہروں میں مختلف مواضیع پر لیکچر دینا شروع کئے۔ تین ماہ کے بعد فراغت ملی اور مَیں جاکرتا روانہ ہو گیا۔

جاکرتہ پہنچ کر از سر نو تبلیغی لائحہ عمل مرتب کیا اور کام شروع کر دیا۔ لیکن اسی اثناء میں جنگ چھڑ گئی اور کچھ مدت کے بعد جاپان نے ان جزائر کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ حکومت نے تمام تبلیغی اداروں اور انجمنوں کو تقریروں، مباحثوں اور تبلیغ سے حکماً روک دیا۔ میرے لئے تبلیغ کا میدان بہت محدود ہو گیا اور مجھے محض تحریری تبلیغ پر اکتفا کرنا پڑا۔ مَیں نے مختلف کتب لکھیں۔ ماہ مئی ۱۹۵۰ء میں مجھے وطن واپس آنے کا موقع ملا اور مَیں سیدھا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ربوہ حاضر ہو گیا"۔

(ماخوذ از ماہنامہ خالد ربوہ، اپریل ۱۹۹۲ء صفحہ صفحہ ۱۱ تا ۱۴)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

مغربی افریقہ کی جمہوریہ بینن (Benin) نے مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اس ملک کے لئے خدمات کے صلہ میں ڈاک ٹکٹ جاری کئے۔ جس کی خبر الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۲۹ مارچ ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں دی جا چکی ہے۔ اس موقع کی بعض اور تصاویر ہدیۂ قارئین ہیں۔

ڈائریکٹر "سلام انسٹی ٹیوٹ" بینن یونیورسٹی پروفیسر ایزن (Ezin) مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن سے ڈاک ٹکٹوں کا فریم شدہ سیٹ وصول کر رہے ہیں

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بینن پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔ آپ کے دائیں مکرم جبریل ٹوپانو (Gabril Topani)، ڈائریکٹر محکمہ ڈاک اور بائیں پروفیسر جین پیری ایزن (Jean Pierre Ezin)، ڈائریکٹر سلام انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ بینن یونیورسٹی تشریف فرما ہیں

جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کے ۲۶ویں سالانہ جلسہ کا بابرکت انعقاد

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں بھرپور اشاعت۔ وزیر خارجہ گیمبیا اور ممبران پارلیمنٹ کی شرکت

سینیگال اور گنی بساؤ سے وفود کی شرکت۔ نیشنل مجلس شوریٰ کا انعقاد

(بابا ایف۔ تراولے۔ امیر جماعت احمدیہ گیمبیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ گیمبیا کا ۲۶واں جلسہ سالانہ اپنی شاندار روایات کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ یہ جلسہ ۵؍اپریل تا ۷؍اپریل ۲۰۰۲ء کو نصرت ہائی سکول بانجل میں منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ سے قبل اس جلسہ کی پبلسٹی

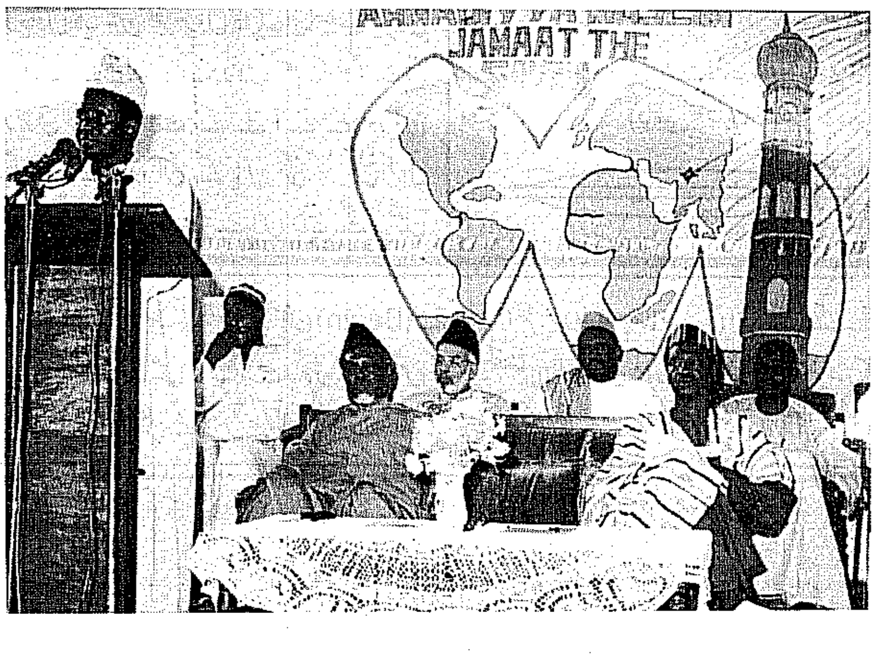

مکرم ایف تراولے صاحب، امیر جماعت احمدیہ گیمبیا حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے

کے لئے ہر قسم کے ذرائع کو استعمال کیا گیا۔ نیشنل ریڈیو اور ایف۔ ایم۔ ریڈیو کے ذریعہ بار بار اعلانات کروائے گئے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے بڑے پوسٹرز انگریزی اور عربی میں طبع کروا کر سارے ملک میں اور بانجل میں نمایاں جگہ پر لگائے گئے۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام بھی سارے ملک میں تقسیم کروایا گیا۔

خاکسار نے تمام صوبوں کا دورہ کیا اور ریجنل مبلغین نے بھی اپنے اپنے علاقہ کا دورہ کیا اور احباب جماعت کو اس جلسہ میں شرکت کے لئے تیار کیا۔ بانجل ایریا کا دورہ صدر جماعت بانجل نے کیا۔ اسی طرح سکولوں، ہسپتالوں اور پریس کے ذریعہ پبلسٹی کی گئی۔

مہمانوں کی آمد

تمام ملک سے احمدی مرد اور خواتین جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے بدھ ۳؍اپریل سے ہی پہنچنے شروع ہو گئے۔ اور ہمسایہ ممالک سینیگال اور گنی بساؤ سے بھی جماعتی وفود نے شرکت کی۔

پہلا دن

جلسہ سالانہ کا آغاز ۵؍اپریل نماز جمعہ سے ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد مہمانوں نے جماعتی سرگرمیوں کے بارہ میں ایک نمائش دیکھی۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ افتتاحی اجلاس پانچ بجے شام تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ افتتاحی تقریر میں میں نے 'اسلامی تعلیمات کا بنیادی مقصد روحانی پاکیزگی' کو تفصیل سے بیان کیا اور آنحضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے مثالیں دے کر وضاحت کی۔ نیز بتایا کہ اسلام انسانی زندگی کے لئے ایک جامع دستور مہیا کرتا ہے جس کی پابندی سے انسان امن کی زندگی بسر کر سکتا ہے جس میں رنگ و نسل کے امتیاز، باہمی نفرت، ناانصافی و دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور یہ کہ اسلام نے ابتدا سے ہی امن کی تعلیم دی ہے اور اس کے حصول کے لئے ایک لائحہ عمل مہیا کیا ہے۔ اور یہ کہ حقیقی امن کے حصول کی راہ اسلام نے یہ بتائی ہے کہ خدا کی مرضی پر راضی ہو جاؤ اور سر تسلیم خم کر دو۔ اسلام اس بات کی تعلیم بھی دیتا ہے کہ کسی کو سیاسی، اقتصادی یا کسی بھی قسم کا نقصان نہ پہنچاؤ۔

افتتاحی تقریر کے بعد امام ارفانگ کرامو تراولی صاحب نے "خاتم النبیین" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے جماعتی نقطۂ نظر کو پیش کیا اور قرآن و حدیث سے مثالیں دے کر لفظ خاتم النبیین کی وضاحت کی اور بتایا کہ اس اعزاز نے ہمارے پیارے رسول ﷺ کو ایک نمایاں مقام عطا فرمایا ہے اور اس کا معنی آخری نبی لینا اس کے حقیقی معنوں سے بہت دور ہے۔ اس کے ساتھ ہی پہلے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا پہلا اجلاس حسب روایت تلاوت قرآن کریم اور اس کے بعد نظم سے ہوا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم کیمو سانکو صاحب کی تھی جس کا عنوان "دہشت گردی کے بارہ میں اسلامی تعلیم" تھا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نہ صرف یہ کہ دہشت گردی کے خلاف تعلیم دیتا ہے بلکہ ان راستوں کو بھی بند کرتا ہے جو دہشت گردی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت دہشت گردی نے دنیا کے امن کو تباہ کیا ہوا ہے اور اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کے معنی ہی امن کے ہیں اور اسلام خدا کی وحدانیت، عالمی بھائی چارہ اور اخوت کی تعلیم دیتا ہے۔ انہوں نے قرآنی تعلیمات اور آنحضور ﷺ کے عملی نمونہ اور خطبہ حجۃ الوداع کے الفاظ کے ذریعہ اس عالمی بھائی چارہ کے قیام کی طرف توجہ دلائی جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر استاد عیسیٰ جوف صاحب نے بانی جماعت احمدیہ اور جماعتی عقائد کے بارہ میں غلط فہمیوں کے جواب کے موضوع پر کی۔ آپ نے اس سلسلہ میں کئے جانے والے اعتراضات کے مدلل جوابات دئے۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس بھی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد 'اسلام کیا ہے' اور 'مسلمان کون ہیں' کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے اسلام کے معنی کھول کر بیان کئے اور بتایا کہ اسلام کے بنیادی ارکان پر عمل کرنے والا ہی مسلمان ہے اور جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرتا ہے کسی کو یہ حق نہیں کہ اسے غیر مسلم کہے۔

غیر ملکی وفود

امسال جلسہ سالانہ میں ہمسایہ ممالک سینیگال اور گنی بساؤ سے وفود شامل ہوئے جو ۱۱؍اپریل کو واپس گئے۔ انہوں نے اپنے قیام کے دوران مختلف عہدیداران، ڈاکٹرز اور بعض دیگر افراد جماعت سے ملاقاتیں کیں اور طریق کار کو سمجھا۔ اسی طرح بعض جماعتوں کا دورہ بھی کیا اور مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ وہ یہاں آنے پر بہت خوش تھے۔ اور اس بات کا اقرار کیا کہ وہ یہاں سے بہت کچھ سیکھ کر واپس جارہے ہیں اور یہ کہ ان کا اس جلسہ میں شامل ہونا ان کے لئے بہت مفید ہوگا۔

لجنہ پروگرام

اس اجلاس کے ساتھ ہی لجنہ کا علیحدہ پروگرام بھی منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور عربی قصیدہ کے بعد مکرم حاجیہ جنکی جاسے صاحبہ نے "اسلام کے لئے عورتوں کی قربانیاں" کے موضوع پر تقریر کی اور حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی قربانیوں کا بڑے عمدہ الفاظ میں ذکر کیا اور شامل ہونے والی مستورات کو ان پاک نمونوں کی اقتدا کی نصیحت کی۔

مکرمہ باہ صاحبہ نے "امام مہدی علیہ السلام کے ظہور" کے عنوان پر تقریر کی اور آیات قرآنی اور احادیث سے آپ کی صداقت پر روشنی ڈالی۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد خاکسار (امیر گیمبیا) نے حاضرین سے اختتامی خطاب کیا اور احباب جماعت کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی اس نصیحت پر عمل کرنے کی تاکید کی کہ:

" اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک ماں کے پیٹ سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ متقی وہ ہے جو اپنے بھائی کے گناہوں کو زیادہ معاف کرتا ہے"۔

اس کے بعد اختتامی دعا ہوئی جس کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

نیشنل مجلس شوریٰ

تیسرے دن اختتامی اجلاس کے بعد نیشنل مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں تمام ملک سے نمائندگان نے شرکت کی اور جماعتی امور کے بارہ میں اہم مشورے کئے گئے۔ اس مجلس شوریٰ میں

جلسہ سالانہ کے موقع شامل ہونے والے حاضرین کا ایک منظر

گنی بساؤ کے پانچ نمائندے شامل ہوئے جنہوں نے باقاعدہ کارروائی میں حصہ لیا۔ سینیگال سے چھ افراد زائرین کی حیثیت سے شامل ہوئے

حاضری

خداتعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ سالانہ انتہائی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔اس جلسہ میں کل حاضری ۴۳۰۰ تھی۔ حاضرین نے پوری توجہ اور انہماک سے جلسہ کی کارروائی سنی۔

اس جلسہ کے موقع پر گیمبیا کے وزیر خارجہ مکرم ممدو ایس طورے صاحب شامل ہوئے۔ اسی طرح پارلیمنٹ کے ممبر آنریبل داؤد باہ صاحب اور بعض دوسرے سرکاری افسران بھی شامل ہوئے۔

میڈیا میں کوریج

جلسہ سالانہ کے موقع پر نیشنل ریڈیو، ریڈیو ایف۔ایم۔ نیشنل ٹیلی ویژن اور قومی اخبارات نے بہت تعاون کیا اور جلسہ کے دوران خبریں نشر کیں

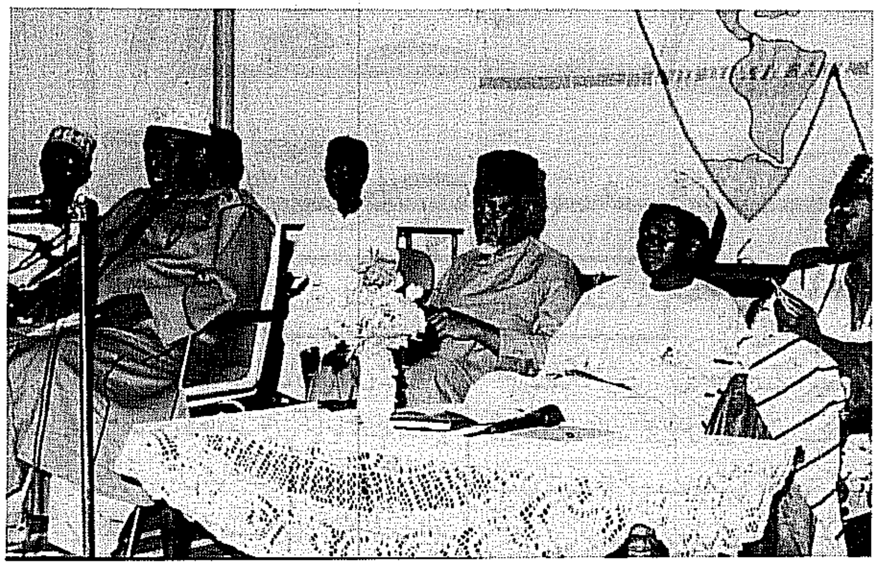

مکرم امام ارفانگ کراموتراولی صاحب جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب کررہے ہیں

جلسہ سالانہ کے موقع پر زنانہ جلسہ گاہ کا ایک منظر

اور رپورٹس شائع کیں ۔ اور بعض پروگرام براہ راست نشر کئے گئے ۔بہت سے غیراز جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔

نیشنل ٹیلی ویژن پر ۱۱راپریل کو ایک گھنٹہ تک اور ۱۸راپریل کو ایک گھنٹہ تک جلسہ سالانہ کی کارروائی دکھائی گئی۔ اس کوریج کو دیکھ کر مخالفین سراسیمہ اور پریشان ہیں ۔ ہمارے دشمن خدا تعالیٰ کے فضل سے ناکام ہوئے ہیں۔الحمد للہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بابرکت اثرات کو دائمی کرے اور مزید ترقیات کے دروازے کھولے ۔ قارئین کرام سے گیمبیا کی جماعت کے لئے اور اسی طرح گنی بساؤ اور سینگال کی جماعتوں کے لئے بھی درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے ہردم نوازتا رہے اور جماعت کو اپنی تائید ونصرت کے غیر معمولی نشانوں کے ساتھ تقویت عطا فرماتا رہے۔ آمین

بقیہ:نسل پرستی امن عالم کے لئے سب سے بڑا خطرہ از صفحہ نمبر ۴

جس کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ ساری دنیا اور سب بنی نوع انسان کے لئے سراپا رحمت ہیں۔ لیکن حیرت کی بات تو یہ ہے کہ قرون وسطیٰ کا مزاج رکھنے والے بہت سے مسلمان علماء، جنہیں غلطی سے بنیاد پرست بھی کہا جاتا ہے، یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ غیر مسلموں کے خلاف مسلح جہاد میں مصروف رہیں یہاں تک کہ غیر مسلموں کا یا تو مکمل صفایا ہو جائے یا پھر وہ اسلام قبول کرلیں۔ قرآن کریم جس اسلام کو پیش کرتا ہے اس کا جہاد کے اس بگڑے ہوئے تصور سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔باب اول میں اس مضمون سے متعلق قرآن مجید کی کئی آیات درج کی جاچکی ہیں اس لئے انہیں یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

میں آخر میں اس بات کو پورے وثوق سے دہرا کر اس بحث کو ختم کرتا ہوں کہ حقیقت یہی ہے کہ اسلام وحدت انسانی کا زبردست علمبردار ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ انسانی وحدت کے قیام اور امن عالم کو یقینی بنانے کیلئے پرامن اقدامات تجویز کرتا ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سلسلہ میں جو اسوہ حسنہ تھا اسے جاننے کیلئے خطبہ حجۃ الوداع میں سے لئے گئے چند اقتباسات کافی ہیں۔ آپؐ نے اپنے وصال سے قبل بنی نوع انسان کے اجتماع سے جو کہ آپؐ کی زندگی کا سب سے بڑا اجتماع تھا خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

”اے لوگو! میری بات کو غور سے سنو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ آئندہ کبھی میں اس میدان میں تمہارے سامنے تقریر کرسکوں گا یا نہیں۔ خداتعالیٰ نے قیامت تک تمہاری جانوں اور مالوں کو ایک دوسرے کے لئے حرام قرار دے دیا ہے۔ ہر شخص کے لئے وراثت میں اس کا حصہ مقرر کردیا گیا ہے۔ کوئی ایسی وصیت قبول نہیں کی جائے گی جس میں ایک جائز وارث کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہو۔ بچہ اسی کا ہوگا جس کے گھر میں وہ پیدا ہوا ہے۔ ایک بدکار اگر بچے کی اُبوّت کا دعویٰ کرے گا تو وہ اسلامی قانون کے تحت سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو شخص اپنے باپ کے سوا خود کو کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے یا غلط بیانی سے کسی کو اپنا آقا قرار دیتا ہے اس پر خداتعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام بنی نوع انسان کی لعنت ہوگی۔

اے لوگو! تمہارے کچھ حقوق تمہاری بیویوں پر ہیں لیکن تمہاری بیویوں کے کچھ حقوق تم پر ہیں۔ ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ پاکیزگی اور عفت کے ساتھ زندگی بسر کریں اور ایسے کام نہ کریں جو خاوندوں کیلئے لوگوں میں بے عزتی کا موجب ہوں۔ لیکن اگر وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرتیں جس سے خاوند کی عزت پر حرف آتا ہو تو پھر اپنی حیثیت کے مطابق ان کی خوراک، لباس اور رہائش وغیرہ کا انتظام کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔ ہمیشہ اپنی بیویوں سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آنا کیونکہ خداتعالیٰ نے ان کی نگہداشت تمہارے سپرد کی ہے۔ عورت کمزور ہے اور اپنے حقوق کی حفاظت نہیں کرسکتی۔ شادی کے بعد خداتعالیٰ نے ان کے حقوق کی ادائیگی تمہارے سپرد کی ہے۔ تم انہیں خداتعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق اپنے گھر لائے تھے۔ پس خدا نے جو امانت تمہارے سپرد کی ہے اس میں خیانت کے مرتکب نہ ہونا۔

اے لوگو! ابھی تک کچھ جنگی قیدی تمہارے قبضہ میں ہیں۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو ویسا ہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور ویسا ہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر ان سے کوئی ایسا قصور سرزد ہو جائے جسے تم معاف نہ کرسکو تو انہیں کسی اور کے سپرد کردو۔ وہ بھی خداتعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں پس انہیں دکھ دینا یا تکلیف پہنچانا کسی طرح بھی جائز نہیں ہوسکتا ہے۔..........

اے لوگو! جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں اسے سنو اور یاد رکھو۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تم سب برابر ہو۔ سب انسان خواہ وہ کسی قوم اور کسی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہوں اور کیسا ہی منصب کیوں نہ رکھتے ہوں بحیثیت انسان برابر ہیں (یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملائیں اور فرمایا) جس طرح ان دونوں ہاتھوں کی انگلیاں برابر ہیں اسی طرح بنی نوع انسان آپس میں برابر ہیں۔ کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے پر کسی قسم کی برتری کا دعویٰ کرے۔ تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو۔

اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے اور تم ایک آدم کی اولاد ہو۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ نہ کسی عجمی کو عربی پر فضیلت ہے۔ کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے اور نہ کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت ہے۔ ہاں فضیلت صرف اس حد تک ہے جہاں تک کوئی خدا اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو خداتعالیٰ کی نگاہ میں سب سے زیادہ متقی ہے۔

جس طرح یہ مہینہ، یہ دن اور یہ زمین مقدس ہے اسی طرح خداتعالیٰ نے ہر انسان کی جان، مال اور عزت کو مقدس قرار دیا ہے۔ کسی شخص کے جان ومال اور عزت پر حملہ کرنا ایسا ہی غلط اور ناجائز ہے جیسے اس دن اور اس مہینے اور اس زمین کے تقدس کو پامال کرنا۔ یہ حکم صرف آج کے لئے نہیں ہے بلکہ دائمی ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اسے یاد رکھو گے اور اس پر عمل پیرا ہوگے یہاں تک کہ تم اپنے پیدا کرنے والے خدا کے حضور حاضر ہو جاؤ۔ آج جو کچھ مَیں نے تم سے کہا ہے اسے دنیا کے کناروں تک پہنچادو۔ ہوسکتا ہے جو لوگ یہ باتیں نہیں سن رہے وہ ان باتوں سے ان لوگوں کی نسبت زیادہ فائدہ اٹھائیں جو سن رہے ہیں“۔

(صحاح ستہ، طبری، ابن ہشام، خمیس، بیہقی)

اس عظیم الشان خطبہ کا یہ ایک نہایت فصیح و بلیغ اور پرشوکت اقتباس ہے۔ اس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات خاص طور پر ہمیں یاد دلائی ہے وہ یہ ہے کہ ہم سب ایک آدم کی اولاد ہیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مختلف مذاہب کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اس عالمگیر وحدت انسانی کو پارہ پارہ کریں جو ایک آدم کی اولاد ہونے کے ناطے پیدا ہوتی ہے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت اور رسائل بھجوانے کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ (براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں):-

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

اخبار "الفضل انٹرنیشنل" کا انٹرنیٹ ایڈیشن جماعت کی مرکزی ویب سائٹ "alislam.org" پر مہیا ہے۔ "الفضل ڈائجسٹ" (سالِ اوّل) کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ یکم و ۲/اگست ۲۰۰۱ء میں مکرمہ ثریا غازی صاحبہ نے اپنے والد حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل کے تفصیلی حالات قلمبند کئے ہیں۔

حضرت مہاشہ صاحب کا پیدائشی نام یوگندر پال ولد دھنی رام تھا۔ آپ ضلع سیالکوٹ کے گاؤں دودھو چک میں ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان کئی نسلوں سے جوتشی تھا، نیز کٹر ہندو برہمن تھا جہاں چھوت چھات سختی سے کی جاتی تھی۔ آپ اپنے والدین کی سب سے چھوٹی اولاد تھے۔ دو بھائی اور ایک بہن بڑے تھے۔ ابھی آپ چھوٹے ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے گاؤں میں اکثریت ہندوؤں کی تھی، مسلمان بہت کمزور تھے۔

آٹھ سال کی عمر تک آپ نے گاؤں کے سکول میں تعلیم پائی۔ دوستی مسلمان بچوں کے ساتھ تھی اور آپ اُن کے گھروں میں بھی چلے جاتے تھے جو آپ کی والدہ کو پسند نہیں تھا چنانچہ آپ کے گھر آنے پر آپ کی والدہ آپ کو پاک کرنے کے لئے آٹے کا چھان مل کر نہلاتی تھیں۔ والدہ کے کہنے پر آپ توبہ کرتے لیکن یہ توبہ جلد ہی ٹوٹ جاتی۔ سکول میں ایک احمدی استاد تھے جو پڑھانے کے ساتھ ساتھ بچوں کو احمدیت کے بارہ میں بھی بتایا کرتے تھے۔ اُن کی باتیں سن کر آپ کو ہندومت سے نفرت ہوتی چلی گئی حتی کہ آپ اپنی والدہ سے بتوں کو خدا بنانے کے بارہ میں بحث کرنے لگے۔ پھر آپ کو ہندومت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کانگڑہ کے مذہبی سکول بھجوادیا گیا تاکہ آپ اپنے آبائی پیشہ کے مطابق پنڈت بن سکیں۔ وہاں آپ چھ سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے۔

۱۴/سال کی عمر میں آپ اپنے ایک استاد اور چند لڑکوں کے ساتھ قادیان گئے۔ ایک ہفتہ وہاں ٹھہرے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے استاد کے سامنے ایک تجویز رکھی کہ وہ اپنے ہمراہ چند احمدی لڑکے کانگڑہ لے جائیں جنہیں سنسکرت کی تعلیم دیں اگر وہ لڑکے وید سے متأثر ہو کر ہندو ہونا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اسی طرح اتنے ہی ہندو لڑکے قادیان میں چھوڑ دیں جنہیں قرآن کریم کی تعلیم مَیں دوں گا۔ قرآن کریم کی تاثیر سے اگر وہ چاہیں تو احمدیت قبول کرلیں۔ ہر دو صورتوں میں طالبعلموں کا تمام خرچ ہم برداشت کریں گے۔

حضورؓ کی اس تجویز سے آپ کے دماغ میں وہی باتیں آنے لگیں جو اپنے گاؤں میں احمدی استاد سے سنی ہوئی تھیں۔ حضورؓ کا اپنے بچوں پر اعتماد آپ کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا رہا۔ آپ سنسکرت کی ڈگری "وشارد" پاس کرچکے تھے۔ چنانچہ جلد ہی آپ نے اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کر حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں لکھا کہ اگر حضورؓ کی وہ پیشکش ابھی تک قائم ہے تو ہم دو لڑکے قادیان آکر عربی پڑھنا چاہتے ہیں۔ حضورؓ کا جواب اثبات میں آیا تو دوسرا لڑکے نے جانے سے انکار کردیا لیکن آپ نے ہمت کی اور اکیلے ہی قادیان چلے گئے۔ حضورؓ نے آپ کے لئے ایک چوبارہ کرایہ پر لے لیا اور ایک ہندو لڑکا آپ کے لئے نوکر رکھ لیا۔ آپ نے عربی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کردی۔ صرف چھ ماہ بعد آپ نے احمدی ہونے کا اعلان کردیا۔ جب آپ نے اپنے گاؤں جاکر یہ خبر سنائی تو آپ کے بھائیوں نے آپ کو لوہے کی سلاخ سے بہت مارا۔ اس پر آپ موقع پاکر گاؤں کے ایک مسلمان گھر میں جا چھپے جہاں آپ کی والدہ اپنی ممتا سے مجبور ہوکر آپ کو کھانا پہنچاتی رہیں۔ تین دن بعد کسی طرح آپ وہاں سے نکلے اور قادیان پہنچ گئے۔

قادیان میں حضورؓ نے آپ کو حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کے سپرد کردیا۔ آپ کھانا بھی اُنہی کے ہاں سے کھاتے رہے اور کچھ ہی عرصہ میں تیاری کرکے مولوی فاضل پاس کرلیا اور زندگی وقف کردی۔ حضورؓ نے آپ سے بہت شفقت کا برتاؤ کیا اور آپ کا سارا خرچ ذاتی طور پر اٹھایا۔

آپ کی بہن سیالکوٹ میں بیاہی گئی تھیں۔ وہ آپ کی یاد میں رو رو کر اندھی ہوگئیں۔ ایک بار آپ اُسے ملنے گئے تو بہنوئی نے ملنے نہیں دیا۔ جب اُسے یہ معلوم ہوا تو صدمہ سے رونے لگی اور اس قدر ماتم کیا کہ بینائی ضائع ہوگئی۔ وہ آپ کا نام سن کر بے ہوش ہوجاتی۔ لیکن آپ دوبارہ کبھی اپنی والدہ اور بہن سے نہ مل سکے۔ آپ کے سب سے بڑے بھائی کا ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں تھیں۔ اُس بیٹے کی آگے اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کے دوسرے بڑے بھائی کی منگنی آپ کے احمدی ہونے کے بعد ٹوٹ گئی اور پھر کہیں بھی اُس کی شادی نہیں ہوئی۔ اس طرح نسل صرف آپ کے ذریعہ ہی آگے چلی۔

آپ کی شادی محترمہ امیر بیگم صاحبہ بنت حضرت منشی کرم علی صاحبؓ (کاتب حضرت مسیح موعودؑ) کے ساتھ ہوئی۔ لڑکے اور لڑکی، دونوں کے ولی حضرت مصلح موعودؓ خود ہی تھے۔

حضرت مہاشہ صاحب بہت خاموش طبع تھے اور مطالعہ میں اکثر وقت صرف کرتے۔ بہت سادہ رہتے اور اپنی ذات کے لئے کبھی تکلف نہ کرنے دیتے۔ کبھی بچوں کو نہیں ڈانٹا۔ اُن کی ناراضگی کا پتہ اُن کی خاموشی سے چلتا۔ احمدیت کے لئے بڑی غیرت تھی اور نظام جماعت کی پابندی سختی سے کرواتے۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی شفقت کو ہمیشہ یاد رکھا۔ یہ واقعہ روتے ہوئے سنایا کرتے تھے کہ ایک بار آپ نے حضورؓ کی خدمت میں لکھا کہ اتنے پیسوں کی فوری ضرورت ہے۔ اگرچہ حضورؓ ہی آپ کے اخراجات برداشت فرماتے تھے لیکن جب حضورؓ کی طرف سے اُس خط کا کوئی جواب آپ کو چند دن تک نہ ملا تو بہت پریشان ہوئے اور طبیعت میں کچھ ملال بھی پیدا ہوا۔ کچھ دن بعد حضورؓ نے راستہ کے ایک طرف بیٹھا ہوا آپ کو دیکھا تو اپنے راستہ سے ہٹ کر آپ کے پاس آئے اور آپ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: میاں! مجھے تمہارا خط آج ہی ملا ہے اور مَیں تمہیں پیسے بھجوا آیا ہوں۔ یہ سن کر آپ کے آنسو بہ نکلے اور آپ حضورؓ کی ٹانگوں سے لپٹ گئے۔

۱۹۳۷ء میں آپ کو گردے کی تکلیف ہوئی تو حضورؓ نے حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے ہمراہ آپ کو کشمیر بھجوادیا۔ آپ تین ماہ کے علاج کے بعد صحتیاب ہوکر واپس آئے۔

آپ نے اپنی اہلیہ سے ہمیشہ احترام کا سلوک روا رکھا۔ ہمیشہ آپ کہہ کر مخاطب کرتے اور بچوں کو بھی والدہ سے اُسی احترام کا سلوک کرنے کی نصیحت کرتے رہتے جو ماں کا حق ہوتا ہے۔ اپنا کام ہمیشہ خود کرتے اور اگر کبھی کسی سے کروانا پڑتا تو بہت احسان مندی کا اظہار کرتے۔ نانا جان کی وفات کے بعد میری نانی قریباً پندرہ سال ہمارے ہاں مقیم رہیں۔ آپ نے ہمیشہ انہیں بہت عزت دی اور ہم سب کو اُن کے آرام کا خاص خیال رکھنے کی تلقین کرتے۔ ایک دن آپ نے نانی جان کو یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ منشی صاحب (نانا جان) کی وفات کے بعد میرے پاس کان میں پہننے کے لئے کوئی زیور نہیں۔ آپ نے محدود آمدنی کے باوجود انہیں سونے کی بالیاں بنوا کردیں۔

۱۹۵۲ء میں آپ کی تعیناتی بنگال میں کردی گئی۔ جب آپ بنگال میں مقیم تھے تو مَیں نے رو رو کر انہیں خط میں کسی صورتحال کے متعلق لکھا کہ دوسروں کے باپ یہاں موجود ہیں جو اُن کی سفارش کردیں گے لیکن آپ سینکڑوں میل دُور ہیں، میری سفارش کون کرے گا۔ آپ نے جواباً لکھا کہ مربیان کی اولادوں کا باپ خلیفہ وقت ہوتا ہے، مَیں دُور بیٹھا ہوں، تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا مگر تم حضرت مصلح موعودؓ کے پاس چلی جاؤ اور آئندہ بھی جب کبھی تمہیں میری کمی محسوس ہو تو حضورؓ کے پاس چلی جایا کرو۔ چنانچہ مَیں نے ایسا ہی کیا۔ حضورؓ نے مجھے تسلّی دی، مشورہ دیا اور دعا بھی کی اور میرا کام میری توقعات سے بڑھ کر احسن طریق سے انجام پذیر ہوا۔

آپ ۱۹۵۸ء میں بنگال سے واپس تشریف لائے۔ کچھ عرصہ بہاولپور اور سندھ میں بھی خدمت کی توفیق پائی پھر دوالمیال ضلع جہلم میں متعین ہوئے۔ ۲/ستمبر ۱۹۶۸ء کو ۶۱ سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آکوپنکچر

"آکوپنکچر" لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے سوئی سے چھیدنا۔ اس طریقہ علاج کا تعارف روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳/اگست ۲۰۰۱ء میں مکرم فواد احمد راتھر صاحب (آکوپنکچرسٹ) کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

دنیا کا قدیم ترین طریقہ علاج جو ساڑھے چار ہزار سال سے چین میں رائج ہے، اس کی دریافت یوں ہوئی کہ قدیم چینی جنگجو قبائل نے محسوس کیا کہ تیر لگنے سے جسم کے مختلف امراض دُور ہوگئے۔ اس پر مزید تحقیق کرنے سے یہ طریقہ علاج جاری ہوا۔ زمانہ قدیم کے تین چینی شہنشاہ شین نگ، ہوانگ ڈی اور فوشی اس طریقہ علاج کے بانی سمجھے جاتے ہیں۔ ۴۴۳ء میں حکومتی سرپرستی میں اس کا ادارہ قائم ہوا۔ ۵۸۱ء میں امپیریل میڈیکل اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا اور بہت تحقیقی کام ہوا۔ ۱۹۲۸ء میں فوج میں ملیریا کی وبا پھیلی تو کوئی دوا موجود نہ ہونے کے باوجود آکوپنکچر سے کم از کم ایک لاکھ بیاسی ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا جس کے بعد اس طریقہ علاج کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ بعد میں اسکی کرشمہ سازیوں کی مغربی دنیا بھی قائل ہوتی چلی گئی۔

دراصل اس طریقہ علاج میں مخصوص پوائنٹ پر سوئی چبھو کر ہارمونز اور اعصاب کو تحریک دی جاتی ہے جس کے باعث خون میں کیمیاوی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ یہ علاج بہترین دافع درد ہے اور سکون پہنچانے کے لئے کامیابی سے استعمال ہوتا ہے۔ نیز اس سے فالج سے متأثرہ عضلات کو دوبارہ متحرک بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے ذریعہ قوت مدافعت میں اضافہ اور انفیکشن کو ختم کرنا ممکن ہے حتی کہ کینسر کے علاج میں مدد دیتا ہے۔ اسی طرح دل کی مختلف بیماریوں، بلڈ پریشر، سانس کی رفتار اور پیشاب کے اخراج وغیرہ میں زیادتی یا کمی کا علاج اس سے کیا جاسکتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے اسے ۴۳ بیماریوں کے لئے فائدہ مند قرار دیا ہے جن میں دمہ، پولیو، لقوہ، عرق النساء، ذہنی امراض، کمر کا درد، مرگی اور پوشیدہ امراض بھی شامل ہیں۔

اس وقت آکوپنکچر کو چین کے علاوہ بہت سے ممالک میں سرکاری سرپرستی حاصل ہے جن میں امریکہ، روس، جاپان، جرمنی، فرانس، برطانیہ، سوئٹزرلینڈ بھی شامل ہیں۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
21/06/2002 – 28/06/2002

MTA Muslim Television AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 21st June 2002
21 Ihsan 1381
9 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Yassarnal Quran No.21
With Qaari Muhammad Ashiq Sb.
Presentation MTA Pakistan
01.30 Majlis Irfaan: Rec.11.08.02
With Urdu Speaking Friends
02.25 MTA Sports: 'All Rabwah Badminton & Table Tennis Tournament' – Doubles Final Junior Match. Organised by Iwaan-e-Mahmood sports club, Rabwah.
03:05 Around The Globe: Documentary About Blackbirds (Aeroplanes with sealegs)
Presentation MTA USA
04.05 Seerat-un-Nabi (SAW): Pro. No.48
Host: Saud A. Khan Sb.
05.00 Homoeopathy Class: No.81 Rec.08.05.95
06.05 Tilaawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.142 Rec.02.04.96
07.35 Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the topic of Seerat-un-Nabi (saw).
Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.40 Majlis Irfaan: ®
09.35 Taa'ruf: Interview with Sahibzadi Amtul Qayyum. Presentation MTA Germany
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Seerat-un-Nabi: ®
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: Rec.11.06.02
15.05 Friday Sermon: Rec.21.06.02 ®
16.05 Yassarnal Quran: No 21 ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: No.142 ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40 Majlis-e-Irfaan: Rec. 11.08.00
21.40 Friday Sermon: Rec 21.06.02 ®
22.40 Dars-e-Hadith.
23.00 Homeopathy Class No.81 ®

Saturday 22nd June 2002
22 Ihsan 1381
10 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, News, Dars-e-Hadith
01.00 Yassarnal Quran No.20
01.25 Q/A Session: Rec.23.02.97
With English Speaking Friends
02.35 Kehkashaan: Discussion on the topic 'Akhlaaq-e-Faazilah'
03.15 Urdu Class: Lesson No.421 – Rec.21.10.98
04.30 Le Francais C'est Facile: No.22
04.55 German Mulaaqaat: Rec.12.06.02
06.05 Tilawat, News,
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.143 Rec 03.04.96
07.30 French Service: Classe des Enfants
08.30 Dars-ul-Qur'an: Session No.20 Rec.13.02.96
10.05 Indonesian Service.
11.05 Kehkashaan: ®
11.30 Safar Ham Nay Kiyan: A documentary about a Visit to Miandam, Pakistan
12.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.421 ®
14.05 Bengali Shomprochar: Various Items
15.05 Children's Class: With Hazoor Rec 22.06.02
16.10 French Service: ®
17.05 German Service: Various Items in German
18.10 Liqaa Ma'al Arab: No. 143 ®
19.10 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.10 Yassarnal Quran: ®
20.35 Q/A Session: ®
21.35 Children's Class: With Hazoor ®
22.35 German Mulaaqaat: Rec.12.06.02 ®
23.35 Safar Ham Nay Kiyaa: ®

Sunday 23rd June 2002
23 Ihsan 1381
11 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
01.00 Children's Class: With Hazoor Rec.17.03.01 – Part 2
01.30 Q/A Session: In Urdu - Rec.20.07.94
02.30 Books of Hadhrat Khalifatul Masih I: Discussion Programme.
03.15 Friday Sermon: Rec.21.06.02 ®
04.15 Urdu Asbaaq: Learning how to read and write With Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.19
04.55 Lajna Mulaaqaat: Rec: 16.06.02
06.00 Tilawat, MTA International News
06.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.144 Rec.04.04.96
07.35 Spanish Service: F/S Rec.21.08.98
With Spanish Translation
08.45 Moshaa'irah: An evening with Rasheed Qasarani Sb. – Part 2
09.45 Tehrik-e-Ahamdiyyat: A quiz pro. No.19
10.20 Indonesian Service.
11.20 Books of Hadhrat Khalifatul Masih I ®
12.10 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis-e-Irfaan : Rec.11.08.00
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.05 Lajna Mulaaqaat: Rec.16.06.02 ®
16.05 Friday Sermon: Rec 21.06.02. ®
17.05 German Service: Various Items
18.10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.144 ®
19.10 Arabic Service: Various Items
20.10 Children's Class with Hazoor: ®
20.40 Question and Answer: ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.45 Moshaa'irah: ®
22.45 Mulaaqaat: ®
23.45 Seerat-un-Nabi (SAW): ®

Monday 24th June 2002
24 Ihsan 1381
12 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Kudak No.28
Presentation MTA Pakistan
01.15 Hiknaayaat-e-Shireen: Children's programme in Urdu language.
01.35 Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests. Rec.16.03.97
02.35 Ruhaani Khazan'en: Quiz Programme
03.20 Urdu Class: Lesson No.422 Rec.24.10.98
04.30 Learning Chinese: Learn Chinese with Muhammad Usman Chou.
05.00 French Mulaqaat. Rec. 17.06.02
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.145 Rec:09.04.96
07.35 Chinese Programme: Reading from the Chinese book 'Islam among Religions' by Muhammad Usman Chou.
08.00 Spotlight: Urdu speech on ' rights & responsibilities of husband & wife ' by Mau.Sultan Mahmood Anwar Sb J/S Lahore 1996
08.45 Q/A session. ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.50 Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz about the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.30 Indonesian service.
11.30 Safar Hum Nay Kiyaa: A documentary about the journey from Rabwah to Margazar, Pakistan.
12.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
12.50 Urdu Class: No. 422 ®
14.00 Bangla Shomprochar
15.05 French Mulaaqaat: Rec 17.06.02 ®
16.05 French Service
17.05 German Service
18.05 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.10 Arabic Service.
20.10 Childrens corner: Kudak. Programme No.28 ®
20.30 Question and Answer Session: ®
21.30 Ruhaani Khazaa'en.®
22.15 French Mulaaqaat: ®
23.15 Safar Ham Nay Kiyaa: ®

Tuesday 25th June 2002
25 Ihsan 1381
13 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau
01.30 Ilmi Khatabaat: Topic 'The west and Islam' speech by Ch. Muhammad Zafrullah Khan Sb. - delivered at the occasion of Jalsa Salana, Rabwah, Pakistan in 1968.
02.35 Medical Matters: A discussion on the topic: 'Nutrition' – Host: Syed Qasim-ul-Islam. Part 1.
03.15 Around the Globe: A documentary in English about 'the collision of the Andrea Doria'. Courtesy of MTA USA
04.15 Lajna Magazine: Programme No.18
04.45 MTA Travel: Visit to the Florida Everglades, USA. Courtesy of MTA USA
05.00 Bengali Mulaaqaat: Rec.18.06.02
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.157 Rec. 07.05.96
07.35 MTA Sports: All Rabwah Badminton & Table Tennis tournament. Doubles final, junior match. Organised by Iwaan-e-Mahmood sports club.
08.20 MTA Travel: Visit to Vesuvius, Italy
08.45 Dars-ul-Qur'an: Class no.21. Recorded on 13.02.96
10.00 Dars-e-Hadith.
10.15 Indonesian Service.
11.25 Medical Matters:®
12.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith , MTA News
13.00 Q/A Session: With English Speaking Friends, Rec: 23.02.97
14.00 Bangla Shomprochar.
15.10 German Mulaaqaat: Rec.11.06.02
16.10 French Service.
17.10 German Service.
18.15 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.20 Arabic Service.
20.15 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau ®
20.55 Ilmi Khatabaat: On the topic: 'Islamic solutions to economical problems,' delivered at the occasion of Jalsa Salana, Rabwah, Pakistan 1968 ®
21.45 Around The Globe: ®
22.45 From The Archives: F/S Rec.20.02.98

Wednesday 26th June 2002
26 Ihsan 1381
14 Rabi-al-sani 1423

00.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
01.00 Children's Corner: Guldastah No.38
01.30 Reply to Allegations: With Hazoor In Urdu – Rec.23.01.94
02.05 Spotlight: Speech in Urdu by Wazeer Khan Sb Occasion of Jalsa Yaum-e-Khilafat Pakistan
02.35 Hamaari Kaa'enaat: Prog. No.14
Topic ' Telescopes & Rockets'
03.15 Urdu Class: Lesson No.423 – Rec.24.10.98
04.35 Children's Mulaaqaat: Rec.15.08.00
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.147 Rec: 11.04.96
07.30 Swahili Service: F/S Rec:24.07.98
08.55 Reply to Allegations ®
09.30 Spotlight ®
10.15 Indonesian Service.
11.15 Hadicrafts Exhibition: ®
12.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: ®
14.00 Bangla Shomprochar
15.05 Children's Mulaaqaat: rec. 13.09.00
16.05 French Mulaaqaat: Rec.25.09.00
17.10 German Service.
18.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.147 ®
19.15 Arabic Service: Various Items In Arabic
20.15 Guldastah: Programme No.38
20.40 Reply to Allegations: ®
21.30 Hamaari Kaa'enaat: Programme No.14 ®
22.00 Mulaaqaat: Question and Answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV and children. Rec. on 13.09.00
23.30 Handicrafts Exhibition: ®

Thursday 27th June 2002
27 Ihsan 1381
15 Rabi-al Sani 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
00.55 Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
01.30 Q/A Session: Rec.13.9.95 with Bosnian & Albanians guests Heldin Munich, Germany
02.25 MTA Lifestyle: Hunar. Programme giving tips on how to do tie & dye.
02.40 Al Maa'idah: Cookery programme teaching you how to prepare "Prawn rice dish"
03.15 Canadian Horizon: Children's Class No.25
Presentation MTA Canada
04.25 Computers for Everyone: Topic: 'Command of DOS' Lesson 19, Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan.
05.00 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.259 – Rec.21.07.98
06.05 Tilawat, MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab:Session No.148 Rec.16.04.96
07.40 Sindhi Service: F/S 30.05.97 in Sindhi language.
08.45 Question & Answer Session: ®
09.50 Spotlight: Speech by Rana R. Mahmood 'The death of the Promised Messiah(AS) & the introduction of Khilafat'
At the occasion of Jalsa Seerat-un -Nabi (saw), Rabwah, Pakistan.
10.15 Indonesian Service.
11.15 MTA Travel: A documentary:'visit to Luxor & Various Landmarks in Egypt'
11.30 Al Maa'idah: ®
12.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
12.45 Q/A Session : ®
13.45 Bangla Shomprochar: Rec 16.08.96
15.00 Tarjamatul Qur'an ®
16.10 French Service.
17.10 German Service.
18.15 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.20 Arabic Service.
20.20 Children's Waqfeen-e-Nau Prog: ®
20.55 Question & Answer ®
21.50 MTA Lifestyle: Hunar ®
22.05 MTA Lifestyle: Al Maai'dah ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: No.259 ®
23.40 MTA Travel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, June 21, 2002 | Issue No. 25

حاصلِ مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

فرقہ اہلِ حدیث انگریزوں کی سرپرستی میں معرض وجود میں آیا

بیسویں صدی کے آخری سال ۴،۵،۶ر اگست ۲۰۰۰ء کو برمنگھم میں اہل حدیث عالمی کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں حرم شریف کے امام، رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری اور سعودی عرب کے وزیر اوقاف و دعوت ارشاد نے بھی شرکت فرمائی۔ ایک دیوبندی عالم ندیم الواجدی مدیر رسالہ "ترجمان دیوبند" (یوپی) کے قلم سے اس کانفرنس سے متعلق بعض تاثرات ھدیہ قارئین ہیں:۔

"گذشتہ سال ۴،۵،۶ر اگست کو برطانیہ کے مشہور شہر برمنگھم میں اہل حدیث نے بین الاقوامی سطح کی ایک کانفرنس "الشیخ محمدعبد الوھاب دعوته الاصلاحیه واثرھا فی العالم" کے عنوان سے منعقد کی۔ اس کانفرنس میں حرم شریف کے امام الشیخ عبد الرحمٰن السدیس، رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر مانع بن حماد الجہنی اور سعودی مملکت کے وزیر اوقاف و دعوت وارشاد صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ وغیرہ نے شرکت کی، دنیا کے کونے کونے سے اہل حدیث کے داعیان نے برمنگھم کا رخ کیا، ہندوستان سے جمعیۃ اہل حدیث کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالوہاب خلجی نے اپنی جماعت کی نمائندگی کی، اس موقع پر انہوں نے جو تقریر کی اس میں جی بھر کے علمائے دیوبند کو برا بھلا کہا، اور عرب مہمانوں کو بتلایا کہ یہ علمائے دیوبند وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد بن عبدالوہاب کی تفسیق کی تھی۔ تقریر کے بعد المجمع الاسلامی العالمی لندن کے مولانا عیسیٰ منصوری نے مقرر موصوف سے کہا کہ آپ اتحاد بین المسلمین کے داعی ہیں آپ کے لئے دیارِ غیر میں اس طرح کی فریب انگیز، اور تفرقہ ریز تقریر کرنا مناسب نہیں تھا۔ حضرت گنگوہیؒ اور حضرت مدنی سے زیادہ تو نواب صدیق حسن خان نے محمد بن عبدالوہاب کے خلاف سخت جملے استعمال کئے ہیں۔ خلجی صاحب نے بلا کسی تردد کے جواب دیا کہ ایسا کہہ کر میں نے کانفرنس کی ایک ضرورت پوری کی ہے۔ (ملاحظہ ہو ترجمانِ دارالعلوم دہلی شمارہ نومبر، دسمبر ۲۰۰۰ء میں مولانا عیسیٰ منصوری کا مضمون)"

مدیر رسالہ "ترجمان دیوبند" تحفظ سنت کانفرنس کے حوالہ سے لکھتے ہیں:۔

"کانفرنس میں جو تقریریں کی گئیں وہ جوش وجذبات سے لبریز ہونے کے باوجود حقائق سے خالی نہیں تھیں، مقررین نے اس دو روزہ اجلاس کی مختلف نشستوں میں ان عوامل پر روشنی ڈالی جن کے نتیجے میں یہ فرقہ معرضِ وجود میں آیا، انگریزوں کی سرپرستی، اور ان کی مالی واخلاقی امداد نے اس فرقے کو توانائی بخشی، آزاد ہندوستان میں اس فرقے کا کوئی رول نہ ہوتا اگر عالم عرب خصوصاً مملکت سعودیہ عربیہ میں کالے سونے کی دریافت نے اس خطے کو تمام دنیا کے لئے کشش کا مرکز نہ بنا دیا ہوتا۔ اس فرقے نے محض دولت کی ہوس میں اپنا رشتہ محمد بن عبدالوہاب نجدی سے جوڑا، حالانکہ اس سے پہلے وہ لوگ نجدی طرز فکر کے سب سے بڑے ناقد تھے۔ ہماری کمی یہ رہی کہ ہم حجاز مقدس میں اپنا اثر برقرار رکھنے میں ناکام رہے، اس کوتاہی کا فائدہ اٹھا کر غیر مقلدین نے سلفیت کا نقاب پہنا، سعودی عرب کے دینی اور علمی حلقوں میں رسائی حاصل کی، اور اس طرح دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹنے میں مصروف ہوگئے"۔

......☆......☆......

مسلم دنیا کی تباہ کاری کے اسباب

رسالہ "ترجمان دیوبند" جولائی ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۱۰ سے دیوبندی عالم شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا کی ایک تقریر کا اقتباس:۔

"مالٹا کی قید سے واپس آنے کے بعد ایک رات بعد عشاء دارالعلوم میں تشریف فرماتھے، علماء کا بڑا مجمع سامنے تھا، اس وقت فرمایا کہ "ہم نے مالٹا کی زندگی میں دو سبق سیکھے ہیں"۔ یہ الفاظ سن کر سارا مجمع ہمہ تن گوش ہوگیا کہ اس استاذ العلماء درویش نے اسّی سال علماء کو درس دینے کے بعد آخر عمر میں جو سبق سیکھے ہیں وہ کیا ہیں۔ فرمایا کہ:۔

"میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہورہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے، ایک ان کا قرآن کو چھوڑ دینا، دوسرے ان کے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی"۔

......☆......☆......

نبی اور غیر نبی میں فرق

دعوت الی اللہ کے زاویہ نگاہ سے

جناب مولوی محمد نعیم صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند (وقف) تحریر فرماتے ہیں:۔

"دعوت الی اللہ تو ہر مبلغ دیتا اور دے سکتا ہے مگر وہ منجانب اللہ مامور نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس نبی اللہ کے حکم سے دعوت دینے اٹھتا ہے اس کی تبلیغ نری تبلیغ نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے بھی اس کے بھیجنے والے رب العالمین کی فرمانروائی کا زور ہوتا ہے۔ اسی بناء پر اللہ کے بھیجے ہوئے داعی کی مزاحمت خود اللہ کے خلاف جنگ قرار پاتی ہے۔ جس طرح دنیوی حکومتوں پر سرکاری کام انجام دینے والے سرکاری ملازم کی مزاحمت خود حکومت کے خلاف بغاوت اور مقابلہ آرائی سمجھی جاتی ہے"۔

("ترجمان دیوبند" جولائی ۲۰۰۱ء صفحہ ۶)

اس قیمتی نکتہ کے پیش نظر مامور زمانہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے خطاب ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۷ء کا ایک روح پرور ارشاد مبارک ملاحظہ فرمایئے:۔

"ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں، اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کہ یہی قوت اور دلیری ہے ...... خُلقِ عظیم بڑی بھاری کرامت ہے ...... ہمارے رسول اللہ ﷺ کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا جیسے فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم. یوں تو آنحضرت ﷺ کے ہر ایک قسم کے خوارق قوت ثبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں مگر آپ کے اخلاقی اعجاز کا نمبر اُن سب سے اول ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتلا سکتی اور نہ پیش کر سکوگے"۔

ازاں بعد حضرت اقدس نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے علیٰ وجہ البصیرت ماموانہ شان و تمکنت کے ساتھ فرمایا:۔

"میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور اُن کو صرف ایک قصہ گو یا داستان گو کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دلسوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے، کی ہیں ان کو گوشِ دل سے سنو اور اُن پر عمل کرو"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۸۸۔۹۰)

کچھ ایسے سوگئے ہیں ہمارے یہ ہم وطن
اٹھتے نہیں ہیں ہمنے تو سو سو کئے جتن
یا بدزباں دکھاتے ہیں یا ہیں وہ بدگماں
باقی خبر نہیں کہ اسلام ہے کہاں
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبتِ ربّ العباد سے

(درثمین)

الفضل انٹرنیشنل ہمیں کیوں پڑھنا چاہئے

اس لئے کہ:

☆......یہ مرکز سلسلہ اور آپ کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہے۔

☆......اس میں درج ملفوظات وارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلفائے احمدیت آپ کے ازدیاد ایمان کا موجب بنتے ہیں۔

☆......اس میں ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور خطابات کا مکمل متن شائع ہوتا ہے۔

☆......یہ اہل علم حضرات کے ٹھوس علمی اور تحقیقی مضامین اور صاحب طرز شعراء کے کلام کے ذریعہ دنیا بھر کی دینی اور اخلاقی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

☆......یہ ایک روحانی چشمہ ہے جو آپ کی اور آپ کی نسلوں کی روحانی اور علمی سیرابی کا موجب ہے۔

اس سے فائدہ اٹھایئے اور آج ہی الفضل انٹرنیشنل اپنے نام جاری کروایئے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔